

اِنْدَاوْ عَلٰی الْكُفَّارِ الْغَرَان



قرآن و سنت و علمائے اُمت کی روشنی میں

# گستاخ رسول

کی سزا



## سزا سے جدا

• علی محترم احمد رضا خان جنفی بریلوی

• غزالی دوران محمد رضا شید احمد سعید کانپوری

• شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی

فیضان اولیاء

پہلی کتب خانہ

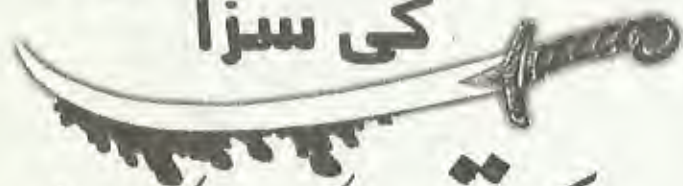
0321-6464561

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْعِلْمَ الْعَمَلِ

قرآن و سنت و علمائے اُمت کی روشنی میں

# گستاخ رسول

کی سزا



## سزا سے جدا



• مولانا محمد رفیع خان صاحب مدظلہ

• مولانا محمد رفیع خان صاحب مدظلہ

• مولانا محمد رفیع خان صاحب مدظلہ

فیضان اولیاء

پہلی کیشورہ



## فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
5	تاثرات از مولانا مفتی محمد اشفاق احمد قادری خانوال	1
10	تعارف امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ	2
14	فتویٰ از امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ	3
25	تعارف غزالی زماں رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ	4
31	فتویٰ از غزالی زماں رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ	5
48	گستاخ رسول کا شرعی حکم (قرآن و سنت و علمائے امت کی روشنی میں) از شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ	6

گستاخ رسول ﷺ کی سزا ستر تن سے جدا

نام کتاب

• اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان جنفی بریلوی

• غزالی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

• شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی



1100

تعداد

80

صفحات

50 روپے

ہر

## ملنے کے پتے

جلالہ صراط مستقیم گجرات / نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور  
رضا بك شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ  
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ  
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر  
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی / مکتبہ فیضانِ مدینہ گھکڑ  
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / کرمانوالہ بک شاپ اردو بازار لاہور  
سنی پبلیکیشنز گوجرانوالہ، مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی  
مکتبہ مہریہ کاظمیہ جامعہ انوار العلوم نیو ملتان / مکتبہ ضیاء السنہ ملتان  
صراط مستقیم پبلی کیشنز 5، 6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

نبی ﷺ کے نام پر مٹا شہادت ہی شہادت ہے  
 فضاء جیل میں رہنا عبادت ہی عبادت ہے  
 ہم اس عشق کے قائل نہیں جو دید سے بھڑکے  
 ہمیں تو نام نامی بھی حرارت ہی حرارت ہے  
 بدن کی بوٹی بوٹی ہو، زبان کڑوی نہیں ہوتی  
 نبی ﷺ کے نام میں ایسی حلاوت ہی حلاوت ہے  
 لگا کے جان کی بازی بتایا ہے یہ عامر نے  
 جو ان کی راہ میں پچھلے سلامت عز سلامت ہے  
 گواہی دے رہی ہیں آج بھی دیواریں برلن کی  
 نہیں ہے خود کشی یہ تو شہادت ہی شہادت ہے  
 غلہ میں مسکراتے ہوں گے جابر سرخرو ہو کر  
 مگر ہٹلر کے بیٹوں کو ندامت ہی ندامت ہے  
 اے آصف کلمہ حق کی صدا اپنی ڈیوٹی ہے  
 سزا اس جرم کی جو ہو سعادت ہی سعادت ہے  
 ☆☆☆☆☆

## تاثرات

۱

مفتی اعظم پنجاب، حضرت علامہ  
 مولانا مفتی محمد اشفاق احمد قادری رضوی مدظلہ العالی

مسلمان کے لئے فتح و کامرانی، عزت و بے بندی، کامل ایماندار ہونے میں  
 ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

﴿پارہ ۴: سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹﴾

اور تم ہی بلند ہو اگر تم مومن ہو

اور ایمان کامل کی جان محبت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

حدیث پاک میں ہے

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ

وَالِدَيْهِ وَكَلِيمِ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

﴿متفق علیہ، مشکوٰۃ کتاب الایمان پہلی فصل﴾

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا



جب تک اُس کے والدِ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ

اُس کے نزدیک میں محبوب نہ ہو جاؤں۔

اور محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب کے دشمن سے عداوت و بغض ہو لہذا کامل ایماندار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نبی پاک ﷺ کے دشمن و گستاخ سے عداوت و بغض ہو۔ قرآن پاک میں ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

﴿پارہ ۳۸ سورہ المجادلہ آیت نمبر ۲۲﴾

آپ ایسی قوم ہرگز نہ پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے دشمنی رکھنے والے

سے محبت کرتے ہوں

قاضی عیاض رحمہ اللہ ”شفا شریف“ جلد دوم میں فرماتے ہیں.....

ومنها بغض من ابغض الله ورسول ومعاداة من عاداه  
یعنی اللہ و رسول کی محبت کی علامات میں سے یہ ہے کہ اُن سے بغض رکھنے والے سے بغض ہو اور اُن سے دشمنی کرنے

والے سے دشمنی ہو

صحابہ کرام علیہم الرضوان جن کے ایمان کو معیار قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ“ ﴿پارہ: ۱ سورہ البقرہ آیت نمبر ۱۷۷﴾

ایسے ایمان لاؤ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔

ان کے متعلق قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے اسی بنا پر ”قد قتلوا

اجواء ہم وقتلوا آباء ہم وابناء ہم فی مرضاتہ“ یعنی انہوں نے اپنے دوستوں کو قتل کر دیا، آپ ﷺ کی رضا کے لئے اپنے باپوں اور بیٹوں سے قتال کیا۔

”نسیم الریاض“ میں اسی مقام پر ہے ”کابی عبیدہ ابن الجراح قتل اباءہ ببدر و عمر (رضی اللہ عنہ) قتل خالہ العاص و مصعب ابن عمیر (رضی اللہ عنہ) قتل اخاہ و نحوه مما هو مذکور فی السیر“ یعنی حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں اپنے باپ کو قتل کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص کو قتل کیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو قتل کیا، اسی طرح اور بھی واقعات سیرت کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ سے ثابت ہوا کہ گستاخ رسول (ﷺ) کے لئے زندہ رہنے کی گنجائش ہی نہیں۔ ”تفسیر روح البیان“ میں ہے کہ ایک منافق روزانہ نماز میں ”سُوْرَةُ عَبَسَ وَتَوَلَّى“ ﴿پارہ: ۳۰﴾ تلاوت کرتا تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو اُسے قتل کروادیا، کیوں کہ اس سورۃ شریفہ میں بظاہر من جانب اللہ عتاب ہے اُس منافق کے روزانہ تلاوت کرنے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اُس کی باطنی خباثت اور گستاخی پر استدلال کیا تو فوراً قتل کروادیا۔ غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ نے اُس گستاخ رسول کو قتل کیا، جس نے اپنی کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ پر تضحیک و تمسخر کیا تو جیل میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ غازی علم دین شہید رحمہ اللہ کا جنازہ پڑھاتے وقت محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے شک پوری زندگی درس و تدریس اور ملک و ملت کی خدمت میں گزری، ۴۰ سے زیادہ



جج نصیب ہوئے، مگر بازی لوہار کا فرزند غازی علم دین رحمہ اللہ لے گیا۔

گستاخ رسول کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قتل کرنا، خواب میں غازی علم دین رحمہ اللہ کو سرکار ﷺ کا زیارت سے مشرف فرمانا اور جنازہ پڑھاتے ہوئے اُس کے اس عمل پر محدث علی پوری رحمہ اللہ کا رشک فرمانا، اس بات کی تائید کرتا ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہی ہے۔ ہمیشہ سے دشمنانِ اسلام بالخصوص یہود و نصاریٰ کی سازش رہی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے عظمت و محبتِ مصطفیٰ ﷺ نکال کر رُوحِ ایمانی سے محروم کر دی جائے، اس طرح اقوامِ عالم پر برتری اور بلندی حاصل کرنے کی بجائے ذلت و پستی کے گڑھوں میں دھکیل دیا جائے۔ اُن کی اس سازش کی نشاندہی کرتے ہوئے اقبال نے کہا۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں کبھی

رُوحِ محمدی ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ ۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اُوست

اگر باؤ نرسیدی تمام بولہبی اُوست

اس سازش نے سعودی عرب سمیت بعض دیگر ممالک کو لپیٹ میں لینے کے بعد پاکستان پر نظریں جم رکھی ہیں۔ ماضی قریب میں بھی گستاخی کے مرتکب عیسائیوں کو پاکستان سے بحفاظت اپنے ممالک میں منگوا لیا۔ اسماعیل دہلوی کے ”حجاری“ ”دیوبندیوں“ اور ”وہابیوں“ کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں و دلوں سے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ محو کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

یہ رسالہ جس میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت رحمہ اللہ کا فتویٰ اور

غزالیٰ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمہ اللہ کی جامع مانع مدلل تحریر جمع ہے جو آپ رحمہ اللہ نے وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کے استفسار پر تحریر فرمائی، جمع کر دی ہیں، جس کے بغور مطالعہ سے محبتِ مصطفیٰ ﷺ کے تمام تقاضے اُجاگر ہوں گے اور دشمنانِ اسلام کی سازش کا قلع قمع ہوگا۔

محمد اشفاق احمد غفرلہ

مرکزی جامع مسجد خانوال



## تعارف

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مقدس کلمات ”امام اہلسنت“ جب ہمارے کان سنتے ہیں تو ایک ہی شخصیت ہمارے ذہنوں پر چھا جاتی ہے یعنی احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رضا فاضل بریلوی نہا پٹھان، مسلک حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ جب آپ قادری سلسلے میں داخل ہوئے اُس مبارک کرامت کا تذکرہ کتابوں میں یوں ملتا ہے۔ آپ اور آپ کے والد مارہرہ شریف تشریف لے گئے۔ آستانہ عالیہ برکاتیہ پر حاضری ہوئی تو وہاں حضرت سیدنا مولانا آل رسول رحمۃ اللہ علیہ سے اعلیٰ حضرت اور اُن کے والد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کو دیکھتے ہی یہ الفاظ فرمائے۔ آئیے ہم تو کئی روز سے آپ کے انتظار میں تھے۔ اعلیٰ حضرت اُسی وقت بیعت ہوئے اور اُسی وقت مُرہدِ برحق نے تمام سلاسل کی اجازت عطا فرما کر تاجِ خلافت اعلیٰ حضرت کے سر پر رکھ دیا۔ مُریدین نے جو اُس وقت حاضر تھے عرض کیا: حضور! نہ ضروری ریاضت کا حکم دیا، نہ چلہ کشی کا۔ مُرہدِ برحق نے جواب میں فرمایا: یہ بالکل تیار آئے تھے انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی۔ یہ فرما کر آپ رو پڑے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ آل رسول! تو دُنیا سے ہمارے لئے کیا لایا، تو میں احمد رضا کو پیش

کروں گا۔

امام احمد رضا خان کی ولادت ۱۰ ارشوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۳ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا، تاریخی نام المختار تجویز کیا گیا۔ جدِ امجد نے احمد رضا نام رکھا، بعد میں خود امام اہلسنت نے عبدالمصطفیٰ کا اضافہ کیا۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے چاہنے والے انہیں ”امام اہلسنت“، ”اعلیٰ حضرت“ اور ”فاضل بریلوی“ کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

## آپ کی خدمات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تقریباً ۷۲ علوم اور فنون پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلا فتویٰ تقریباً چودہ (۱۴) سال کی عمر میں رضاعت کے مسئلے پر تحریر فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف زبانوں اور مختلف موضوعات پر تقریباً بارہ سو (۱۲۰۰) سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ قرآن مجید کا ترجمہ ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شانِ اُلوہیت اور عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظِ خاطر رکھا۔ اس ترجمہ کا نام کنز الایمان یعنی ”ایمان کا خزانہ“ ہے۔

دوسرے تراجم اور ترجمہ کنز الایمان کا موازنہ کیا جائے تو اہل علم بخوبی اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ واقعی کنز الایمان، یہ اردو میں قرآن مجید کا بہترین ترجمہ ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کنز الایمان سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام بھی اُجاگر ہوتا ہے۔ آپ کے علمی کارناموں کا منہ بولتا ثبوت آپ کی تحریر کردہ مسائل پر مبنی اس کتاب جو کہ بارہ (۱۲) جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد کے صفحات کی تعداد تقریباً ایک ہزار سے زائد ہے ”فتاویٰ رضویہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ جید



علماء کرام اس کتاب کو اسلام کا انسائیکلو پیڈیا بھی کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت ﷺ کے علمی کارناموں کو دیکھتے ہوئے علماء عرب و عجم نے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ کو ”مجدد مائتہ حاضرہ“ کا لقب دیا اور چودھویں صدی کا مجدد تسلیم کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ نے شان رسالت ﷺ میں بے شمار نعتیں بھی تحریر فرمائی ہیں۔ حضور ﷺ کی شان میں کہا ہوا وہ ”صلوٰۃ وسلام“ جو حضور اکرم ﷺ کی سنت اور ایک ایک ادا پر لکھا گیا ہے (مصفطی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام) پورے عالم اسلام اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند میں تقریباً سو (۱۰۰) سال سے گونج رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کا مجموعہ نعت ”حدائق بخشش“ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم

جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں

غرض یہ کہ آپ نے تمام عمر دین کی خدمت میں گزاری۔ آپ کے قلب مبارک میں مسلمانوں کی خیر خواہی ہر وقت جوش مارتی۔ آپ نے علمی میدان میں بھی مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی اور جب بڑے بڑے مولوی ”اکھنڈ بھارت“ تحریک کا نعرہ لگا رہے تھے اُس وقت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے مسلمانوں کو اس سازش سے باخبر کیا اور دو قومی نظریہ پیش کیا۔ چنانچہ امام احمد رضا نے ۱۸۹۷ء میں پٹنہ میں آل انڈیائی کانفرنس منعقد کر کے دو قومی نظریہ پیش کیا اور مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں اور ہندو ایک الگ قوم۔ امام احمد رضا نے مختلف تحریکوں کو سرخروئی کی منزل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

مختصر یہ کہ آپ علم و فضل کے مہتاب تھے۔ آپ کا وصال ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ

بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک بریلی میں ہی ہے۔ آپ کا مزار آج بھی عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کی تجلیاں بکھیر رہا ہے۔

از محمد الطاف قادری رضوی



## فتویٰ

از

اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ مفتیہ اعظم

مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ

﴿فتویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۳۸ کتاب النیر مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی﴾

﴿فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۱۴ ص ۲۹۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور﴾

اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ فلاں مقام پر طالب علموں کو ایک ایسا پرچہ حل کرنے کے لئے دیا گیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں توہین آمیز الفاظ موجود ہیں اُس پرچے کو دیکھ کر آپ رحمہ اللہ نے جو فتویٰ دیا ملاحظہ فرمائیں.....

## الجواب

رَبِّ اِيْسَىٰ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمْزَاتِ الشَّيْطٰنِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ رَبَّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ (المؤمنون: ۹۷، ۹۸) وَالَّذِيْنَ يُّؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (التوبة: ۶۱) اِنَّ الَّذِيْنَ يُّؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِمًّا (الاحزاب: ۵۷) اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى الظّٰلِمِيْنَ۔ (سورہ ہود: ۱۸)

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچہ مرتب کیا (جس میں شانِ حضرت رسالت مآب ﷺ میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے) وہ کافر

مرتد ہے۔ جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انہوں نے اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا یا اسے اپنے نمبر گھٹنے یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب بھی کافر مرتد بالغ ہوں خواہ نابالغ۔

ان چاروں فریق میں ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام میل جمل حرام نشست و برخاست حرام بیمار پڑے تو اُس کی عیادت کو جانا حرام مرجائے تو اُس کے جنازے میں شرکت حرام اُسے غسل دینا حرام اُس پر نماز پڑھنا حرام کفن دینا حرام اُس کا جنازہ اٹھانا حرام اُسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام اُسے ثواب پہنچانا حرام بلکہ خود کفر و قاطع اسلام جب اُن میں کوئی مر جائے اُس کے اعزہ و اقربا مسلمین اگر حکمِ شرع مانیں تو اُس کی لاش دفعِ عنونت کے لیے مُردار گتے کی طرح بھٹکی چماڑوں سے ٹھیلے میں اٹھا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ بھر دیں کہ اس کی بدو سے ایذا نہ ہو یہ احکام ان سب کے لئے عام ہیں۔

اور جو جوان میں نکاح کیے ہوئے ہیں اُن سب کی جو دوائیں (بیویاں) اُن کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قُربت ہوگی حرام حرام حرام اور زنا سے خالص ہوگی اور اس سے جواہ لاد ہوگی لیس السدا ہوگی۔ عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں۔ ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کر لے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو اُس وقت یہ احکام جو اُن کی موت کے متعلق تھے منتہی ہو گئے اور وہ ممانعتِ جوان سے میل جول کی تھی جب



بھی باقی رہے گی یہاں تک کہ ان کے حال سے صدقِ ندامت و خلوصِ توبہ و صحتِ اسلام ظاہر و روشن ہوں، مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آسکتیں، انہیں اب بھی اختیار ہوگا چاہیں تو دوسرے سے نکاح کر لیں یا کسی سے نہ کریں اُن پر کوئی جبر نہیں پہنچتا۔ ہاں انکی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکتیں ہیں۔ ﴿شفاء شریف صفحہ نمبر ۳۲۱﴾

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَأْنَهُ النَّبِيِّ ﷺ الْمُتَنَبِّصُ لَهُ كَافِرٌ  
وَالْوَعْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ شَكَّ فِيهِ  
كُفْرُهُ وَعَذَابُهُ فَقَدْ كَفَرَ

﴿کتاب الشفاء القسم الرابع فی وجوه الاحکام فی من تنبص الباب الاول ج ۲: ۲۰۸ طبع طبری﴾  
یعنی اجماع ہے کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اُس پر عذابِ الہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔

”تسیم الریاض“ جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر کی سے ہے

ما صرح به من كفر الساب والشاك في كفره هو

ما عليه الامتناء وغيرهم

یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، یہی مذہب ہمارے آئمہ و غیرہم کا ہے۔

”وجہز امام کردری“ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ پر ہے

لو ارتد والعمیاد باللہ تعالیٰ تحریر امر آتہ و یجد دا النکاح بعد

اسلامہ و المولود بینہما قبل تجدد النکاح بالوطن بعد التکلم  
بکلمۃ الکفر ولد زناً ثم ان اتی بکلمۃ الشہادۃ علی العادۃ لا یجدیہ  
مالہ یرجع عما قالہ لان ہاتینانہما علی العادۃ لا یرتفع الکفر اذا سب  
الرسول ﷺ او واحد من الانبیاء ﷺ فلا توبۃ لہ و اذا شتمہ علیہ الصلوۃ  
اسلامہ سکران یعنی واجمع العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی  
عذابہ و کفرہ کفر ملتطفا کا کثر الاوائی للاختصار

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اُس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اُس سے جدید نکاح کیا جائے۔ اس سے پہلے کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی گستاخی کا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے اُمت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا کفر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

﴿فتاویٰ برازیلی علی طائفتی ہندیہ الفصل الثانی النوع الاول ج ۶ ص ۳۲۱-۳۲۲ نورانی کتب خانہ پشاور﴾  
”فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق“ جلد چہارم صفحہ ۷۴۰ (باب احکام المرتدین)

میں ہے۔

کل من ابغض رسول اللہ ﷺ بقلیہ کان مرتدا

فالساب بطریق اولیٰ وان سب سکران لا یعفی عنه



یعنی جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا کینہ ہے وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے۔ اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

”بحر الرائق“ جلد پنجم صفحہ ۱۳۵ (باب احکام المرتدین) میں بحینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے صفحہ ۱۳۶ پر فرمایا۔

سب واحد من الانبياء كذلك فلا يفيد الانكار مع البيعة

لانا نجعل انكار الردة توبة ان كانت مقبولة

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اُسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے ہے توبہ تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی کریم ﷺ خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

”درر الحکام علامہ مولیٰ خسرو“ جلد اول صفحہ ۲۹۹ (فصل فی الجزیہ) پر ہے۔

اذا سبه ﷺ او واحدا من الانبياء صلوات الله عليهم

اجمعين، مسلم فلا توبة له اصلا و اجمع العلماء ان شاتمہ

کافر ومن شک فی عذابه و کفره کفر۔

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اُسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے اُمت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

”غنیۃ ذوالاحکام“ صفحہ ۳۰۱ (باب المرتد) میں ہے۔

محل قبول توبة المرتد مالم تكن ردة بسبب النبی

ﷺ فان كان به لا تقبل توبته سواء جاء تأثبا من نفسه او شهد عليه

بذلك بخلاف غیره من المكفرات

یعنی نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

”الاشباه والنظائر قلمی“ باب الردۃ۔

لاتصح ردۃ السكران الا الردۃ بسبب النبی ﷺ فانه لا يعفى عنه كذا فی البزازیة وحکم الردۃ بیئونة امرأته مطلقا (ای سواء رجع اولم يرجع غمز العیون) واذا مات علی ردة لم يدفن فی مقابر المسلمين ولا اهل ملة وانما یلقى فی حفرة كالكلب والمرتد اقبه كفرا من الكافر الاصلی واذا شهدوا علی مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة و رجوع فتثبت الاحكام التي للمرتد متأب من حبط الاعمال و بیئونة الزوجة و قوله لا يتعرض له انما هو فی مرتد تقبل توبته فی الدنيا لا الردۃ بسبب النبی ﷺ الاولي تنكیر النبی ﷺ كما عبر به فيما سبق غمز العیون۔

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اُسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے، مگر نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اُسے معافی نہ دیں گے۔

”کذا فی البزازیة“ اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اُس کی عورت فوراً اُس کے



نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اُسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہانِ عادل شہادت دیں کہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لیے کہ گواہانِ عادل کو ٹھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لیے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے و لہذا گواہانِ عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تا عیب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جو رو (بیوی) نکاح سے باہر باقی سزا نہ دی جائے گی مگر نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں تھی اور نہ کسی اور نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

”فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی“ اُستاد صاحب در مختار جلد اول صفحہ ۹۵ (باب المرتدین) پر فرماتے ہیں۔

من سب رسول اللہ ﷺ فانہ مرتد و حکمہ حکم المرتدین و یفعل بہ ما یفعل بالمرتدین ولا توبۃ لہ اصلاً و جمع العلماء انہ کافر و من شک فی کفرہ کفر ملتقط۔

جو نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اُس کا حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے اُس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنے کا حکم دیا

گیا ہے اور اُسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے اُمت وہ کافر ہے اور جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔  
”مجمع الانہر شرح ملتقى الأبحر“ جلد اول صفحہ ۶۱۸ (باب الجزیہ) پر ہے۔

اذا سبہ ﷺ او واحد امن الا نبیاء مسلم ولو سکران فلا توبۃ لہ تبعیہ کالذی دبیق و من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر۔

یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشر کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی اُسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

”ذخیرۃ العقبے“ علامہ افی یوسف صفحہ ۲۴۰ (کتاب الجہاد باب الجزیہ) پر ہے۔

قد اجمعت الامۃ علی ان الاستغفار بنبینا ﷺ و ہای نبی کان علیہم الصلاۃ والسلام کفر سواء فعلہ علی ذالک مستحلاً ام فعلہ معتقد الحرۃ ولیس بین العلماء خلاف فی ذالک و من شک فی کفرہ و عذابہ کفر۔

یعنی بے شک تمام اُمتِ مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور ﷺ خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے خواہ اُسے حلال جان کر اس کا مُرکب ہوا ہو یا حرام جان کر بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

”ذخیرۃ العقبے“ علامہ افی یوسف صفحہ ۲۴۲: (کتاب الجہاد باب الجزیہ)



پر ہے۔

لا يغسل ولا يصلى عليه ولا يكفن اما اذا تاب وتبرا عن الارتداد  
ودخل في دين الاسلام ثم مات غسل وكفن وصلى عليه ودفن في  
مقابر المسلمين۔

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مرجائے تو اُسے نہ غسل دیں نہ کفن دیں نہ  
اس پر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برأت کر لے اور دین  
اسلام میں داخل ہوا اُس کے بعد مرجائے تو غسل، کفن، نماز اور مقابرِ مسلمین میں  
دفن سب کچھ ہوگا۔

تنویر الابصار شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزالی:

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے

كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبي الله

﴿در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین ج ۱ ص ۳۵۶ مجتہائی دہلی﴾

مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دُنیا میں سزا سے  
بچانے کے لیے اُس کی توبہ بھی قبول نہیں۔

”ذُرِّعْتَار“ میں ہے۔

الكافر بسب نبي من الانبياء لا تقبل توبته مطلقا

ومن شك في عذابه وكفره كفر

﴿در مختار شرح تنویر الابصار باب المرتدین ج ۱ ص ۳۵۶ مجتہائی دہلی﴾

یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے  
اور جو اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

”کتاب الخراج“ سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۹ (لصل فی الحکم فی المرتد عن

الاسلام) پر ہے۔

قال ابو يوسف و ايما رجل مسلم سب رسول الله ﷺ او كذبه او  
عابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالى و بانث زوجته۔

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس ﷺ کو بُرا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی  
عیب لگائے شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اُس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

بالجملہ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں دربارہ اسلام و  
رفع دیگر احکام اُن کی توبہ اگر سچے دل سے ہو ضرور مقبول ہے ہاں اس میں  
اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انہیں بعد توبہ و اسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی  
سزائے موت دے۔

وہ جو بزازِیہ اور اس کے بعد کی بہت کُتبِ مُعتمدہ میں ہے کہ اُس کی توبہ  
مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بیکار ہے کہاں سلطان  
اسلام اور کہاں سزائے موت کے احکام، صد ہا خبیث، اجنبی، ملعون، انجس ہیں کہ  
کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان، مفتی، واعظ، مدرس، شیخ بن کر اللہ و رسول کی جناب  
میں منہ بھر کر ملعونات بکتے، لکھتے اور چھاپتے ہیں اور اُن سے کوئی تو کہنے والا  
نہیں، اور اگر کہے تو نہ صرف اُن کے بلکہ بڑے بڑے مُہذب، بننے والے  
مسلمانوں کے نزدیک یہ بے تہمتی و تھوڑا دھو۔

فانظر الى اثار مقت الله الغيور كيف انقلبت القلوب وانعكست  
الامور ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و سيعلم الذين ظلموا اي  
منقلب ينقلبون۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



اعلیٰ حضرت! امام اہلسنت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ

اپنی تصنیف لطیف ”تمہید ایمان“ میں رقمطراز ہیں کہ.....

تمہارا رب عزوجل فرماتا.....

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ

إِسْلَامِهِمْ ﴿١٠﴾ سورة التوبة: آیت ۷۷

ترجمہ: اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور

البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے،

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردودہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد

فرمایا: عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ

آئے تو اُس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرخی آنکھوں والا سامنے

سے گزرا، رسول اللہ ﷺ نے اُسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر

میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔

سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا

نہ کہا، اُس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے

گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر

کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ ”نبی کی شان میں بے

ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے“ اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کر وڑ بار کا کلمہ

گوہو کافر ہو جاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿١٠﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

﴿١٠﴾ سورة التوبة: ۶۵-۶۶

ترجمہ اگر تم اُن سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں

تھے تم فرماؤ! کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المذہب و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ امام مجاہد تمییز

خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔

انه قال في قوله تعالى ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و

نلعب ط قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادي

كذا واما يديده بالغيب

یعنی کسی شخص کی اُونٹنی گم ہو گئی، اُس کی تلاش تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا: محمد ﷺ ہناتے ہیں کہ

اُونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا

کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔

﴿۱۰﴾ دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد ۵، صفحہ ۱۰۵ و تفسیر ذر منشور امام جلال

الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴

مسلمانوں! دیکھو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ

”وہ غیب کیا جانیں؟“ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ

بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔



## تعارف غزالی دوران

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ حرم رسول ﷺ میں حاضر تھے۔ پرسوز ارشادات اور التجائیں کر رہے تھے۔ چہرہ کعبہ کے کعبہ یعنی حضور اکرم ﷺ کی طرف اور پیٹھ خانہ کعبہ کی جانب تھی اور یہی طریقہ بزرگوں سے ثابت ہے کہ جب بھی حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوں تو منہ حضور اکرم ﷺ کی طرف ہو اور جب منہ حضور ﷺ کی طرف ہوگا تو پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف ہوگی۔

نجدی پہرہ داروں نے منع کیا اور کہا کہ کعبہ کی طرف پیٹھ نہ کرو بلکہ کعبہ کی طرف منہ کر کے حضور ﷺ کی طرف پیٹھ کر لو۔ آپ نے اُن کی طرف دھیان نہ دیا۔ دوسرے دن آپ کو قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا: کیا آپ قمر رسول ﷺ کو کعبہ سے افضل سمجھتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم کعبہ کی بات کرتے ہو نہیں تو اس جگہ کو عرش اعظم سے بھی افضل جانتا ہوں۔ اُس نے پوچھا: کوئی دلیل؟ جواب میں فرمایا ”دیکھو ازلوئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکر گزاری پر ہم انہیں چوتھے آسمان پر لے گئے بلندی عطا فرمائی اور وہ وہاں بھی شکر گزار رہے۔ ”لئن شکرتم لازیدنکم“ اب چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور بلندی پر لے جاتا یہاں تک کہ عرش پر لے

جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں حضور اکرم ﷺ کے پہلو میں لائے گا۔ معلوم ہوا کہ جو عظمت اور بلندی جو امیر مصطفیٰ ﷺ میں ہے وہ عرش کو بھی حاصل نہیں۔ حضرت کاظمی شاہ صاحب نے جب یہ دلیل قائم کی تو نجد کا قاضی دم بخود رہ گیا۔

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سرمایہ افتخار محمد ثوبے بدل فقیہہ اور عظیم ترین محقق تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ علم حدیث کی خدمت اور ترویج میں گزارا۔ مختلف علمی موضوعات پر تحقیقی تصانیف سپرد قلم کیں۔ سینہ میں مسلمانوں کا گہر اور در رکھتے تھے اور ہر ضرورت کے موقع پر ملک و قوم کے لئے گراں بہا قربانیاں دیں۔ مسلک سے والہانہ لگن اور اہلسنت کے حقوق کی پامالی پر ہمیشہ مضطرب رہتے۔ ہر مرحلے میں مسلک حق اہلسنت کی ترویج اور اشاعت میں کوشاں رہے اور مختلف مقامات پر بد مذہبوں اور حق سے پھرے لوگوں کو راہِ راست پر لائے۔

غزالی دوران لؤلؤ النجم سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے منسلک ہے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ مراد آباد کے مضافاتی شہر امر وہہ میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی سید محمد مختار کاظمی ہے۔ بچپن میں ہی والد محترم کا سایہ اٹھ گیا۔ اپنے ابتداء سے انتہاء تک تمام تعلیم و تربیت لے برادرِ معظم حضرت علامہ استاذ العلماء سید خلیل صاحب کاظمی خاکی محدث امر وہی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی پائی اور انہیں کے دستِ حق پرست پر (سلسلہ چشتیہ صابریہ) میں بیعت ہوئے اور آپ کے برادرِ اعظم نے آپ کو خلافتِ عظمیٰ سے نوازا۔



## آپ کی خدمات

سولہ سال کی عمر میں سید فراغت حاصل کی۔ آپ ﷺ کی دستار بندی کے موقع پر حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ﷺ، مولانا معوان صاحب رامپوری ﷺ، حضرت مولانا قاری احمد صاحب کانپوری ﷺ و دیگر اکابر علماء اور اعظم مشائخ اہلسنت کی موجودگی میں حضرت شاہ علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی ﷺ نے اپنے دستِ کرم سے آپ کے سر پر دستار فضیلت باندھی۔

حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب ﷺ فراغت کے بعد لاہور تشریف لائے اور ”جامعہ نعمانیہ“ میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ یہاں تک کہ ایک وقت میں اٹھائیس اسباق کی تدریس آپ کے ساتھ متعلق ہوئی۔

۱۹۳۱ء میں آپ لاہور سے واپس امر وہ تشریف لے گئے اور چار سال تک امر وہ کے مدرسے ”محمدیہ حنفیہ“ میں محدث محمد خلیل کاظمی کی سرپرستی میں تدریس فرماتے رہے۔ ۱۹۳۵ء کے اوائل میں آپ ملتان تشریف لے آئے۔ شروع دنوں میں اپنی رہائش پر ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور کچھ عرصہ میں ملتان شریف کے وسط میں ایک زمین خرید لی اور مدرسہ ”انوار العلوم“ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

حضرت علامہ کاظمی صاحب ﷺ نے برصغیر کی تقسیم اور مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کے قیام کے لئے بھی گراں قدر خدمات انجام دیں ہیں۔ مسلم لیگ کے اسٹیج سے قیام پاکستان کی توثیق کے لئے ”بنارس کانفرنس“ میں شرکت کی۔ جس زمانہ میں کانگریسی اور احراری علماء سردھڑ کی بازی لگا کر پاکستان کی مخالفت کر

رہے تھے اُس وقت خواجہ قمر الدین سیالوی ﷺ، پیر جماعت علی شاہ صاحب ﷺ، مولانا ابوالحسنات ﷺ، مولانا عبدالحامد بدایونی ﷺ، مولانا عبدالغفور ہزاروی ﷺ کی رفاقت میں حضرت کاظمی شاہ صاحب ﷺ الگ قومیت اور آزادی پاکستان کے لئے مسلسل سعی اور مسلسل جہد میں مصروف تھے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت علامہ کاظمی صاحب ﷺ نے نئے حالات کا جائزہ لیا اور جو لوگ کل پاکستان بننے کی مخالفت کر رہے تھے پاکستان بننے کے بعد مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی اور حکومت کی نظر میں سُرْمہ چشم بن کر سامنے گئے۔

اُس وقت آپ نے اہلسنت کے اتحاد اور تنظیم کی ضرورت محسوس کی تاکہ اہلسنت کو سیاسی استحکام اور قوت حاصل ہو۔ اس سلسلے میں آپ کی کوششیں کار آمد ثابت ہوئیں اور ملتان میں اہلسنت کا ایک عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں اہلسنت کی تنظیم کا نام ”جمعیت العلماء پاکستان“ تجویز کیا گیا اور حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات ﷺ کی جمعیت العلماء پاکستان کا صدر اور کاظمی شاہ صاحب ﷺ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ آپ نے اپنی نظامت کے دوران جمعیت العلماء پاکستان کو بے حد فروغ دیا اور ملک و ملت کے لئے بے حد خدمات انجام دیں جس میں جہاد کشمیر، دستور سازی، تحریک ختم النبوت، تبلیغ و اشاعت، سیلاب زدگان کی مدد۔

غرض ہر خدمت اور ضرورت کے موقع پر سرگرم عمل رہے۔

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء میں حضرت غزالیؒ دورانِ اس دُنیا سے فانی سے ملکینِ خلدِ بریں ہوئے۔ (إنا للہ وانا الیہ راجعون) آپ



کے وصال سے عوام اہلسنت بالکل بے سہارا ہو گئے۔

حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کی ذات گرامی فی الحقیقت مستغنی عن الخطاب ہے۔ جب اُن کا اسم گرامی آجائے تو خطابات والقباب اُن کی بہترین اور قد آور شخصیت کے سامنے بہت چھوٹے نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ آپ نابغہ روزگار علماء میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی گراں قدر تصانیف جن کے مطالعہ سے آپ کے مقام کی بلندی اور آپ کی شخصیت مزید ہمارے ذہنوں میں اُجاگر ہوگی۔

۱۔ تسبیح الرحمن عن الکلوب والقصان۔ ۲۔ مزینۃ النزاع عن مسئلۃ السماع۔ ۳۔ تسکین الخواطر۔ ۴۔ حیات النبی ﷺ۔ ۵۔ معراج النبی ﷺ۔ ۶۔ میلاد النبی ﷺ۔ ۷۔ تقریر منیر۔ ۸۔ اسلام و عیسائیت۔ ۹۔ تحقیق قربانی۔ ۱۰۔ اسلام اور اشتراکیت۔ ۱۱۔ الحق المبین۔ ۱۲۔ آئینہ مودودیت۔ ۱۳۔ کتاب التراویح۔ ۱۴۔ نفی الظل والفی۔ ۱۵۔ التبشیر برداختدیر۔ ۱۶۔ اردو ترجمہ قرآن اور دوسری بہت سی گراں قدر تصانیف۔

از قلم محمد الطاف قادری رضوی

نوٹ: آپ ﷺ کی تصانیف کو تین جلدوں میں ”مقالات کاظمی“ کے نام سے جمع کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی تقاریر کی بھی چار جلدیں چھپ چکی ہیں۔ آپ ﷺ کا ترجمہ قرآن اور تفسیر کی ایک جلد ان کے علاوہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے کارہائے نمایاں پر ضخیم کتابیں شائع کی جائیں۔..... علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری۔

## فتویٰ

از

بلسلہ شریعت پینشن..... درتوہین رسالت

بعدالت جناب چیف جسٹس صاحب وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بیان من جانب

علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب

صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان و شیعہ الحدیث

مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان۔

محترم محمد اسماعیل قریشی، سینیئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان لاہور نے بنام اسلامی جمہوریہ پاکستان تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر ۲۹۵ الف اور دفعہ ۲۹۸ الف کے خلاف شرعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے۔ جہاں تک اہانت رسالت اور توہین و تنقیص نبوت سے اس درخواست کا تعلق ہے ہمیں اس سے پوری طرح متفق ہوں اور دلائل شرعیہ (کتاب و سنت) اجماع امت اور تصریحات علماء دین کے مطابق میں اس کی مکمل تائید اور حمایت کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں میرا تفصیلی بیان درج ذیل ہے۔



کتاب وصفت اجماع امت اور تصریحات آئمہ دین کے مطابق توہین رسول کی سزا صرف قتل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صریح مخالفت توہین رسول ہے۔ قرآن مجید نے اس مجرم کی سزا قتل بیان کی ہے۔ اسی بناء پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں ہے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(پارہ ۹: سورہ الانفال آیت نمبر ۱۳)

(۱) یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) (مدارک ج ۲ ص ۱۷۱ خزائن ج ۲ ص ۱۷۱) ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی صریح مخالفت کر کے ان کی توہین کا ارتکاب کیا۔ توہین رسول کے کفر ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ شاہد ہیں۔ مثلاً وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ وَمَنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا لَآتَعْتَدِرُ وَإِنَّا كَفَرْنَا بَعْدَ إِيمَانِنَا بِكُمْ قُلْ هِيَ آيَةُ الْكُفْرِ ۚ (سورہ التوبہ آیت نمبر ۶۵-۶۶) ترجمہ: اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے۔ آپ (ان سے) کہیں کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو۔ کوئی عذر نہ کرو۔ بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

مسلمان کہلانے کے بعد کفر کرنے والا مرتد ہوتا ہے اور از روئے قرآن مرتد کی سزا صرف قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ (پ ۲۶ سورہ الفتح آیت نمبر ۱۶) ترجمہ: اے رسول (ﷺ) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے

فرمادیتے، عنقریب تم سخت جنگ کرنے والوں کی طرف بلائے جاؤ گے۔ تم ان سے قتال کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ آیت مرتدین اہل یمامہ کے حق میں بطور اخبار بالغیب نازل ہوئی۔ اگرچہ بعض علماء نے اس مقام پر فارس و روم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے لیکن حضرت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حسب ذیل روایت نے اس آیت کو مرتدین بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے حق میں متعین کر دیا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا كُنَّا نَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فِيمَا مَضَى وَلَمْ نَعْلَمْ مِنْ هِيَ حَتَّى دَعَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى قِتَالِ بَنِي حَنِيفَةَ فَعَلِمْنَا أَنَّهُمْ أَرِيدُوا بِهَا

(المحرا الحیط ج ۸ ص ۹۳ روح المعانی پ ۲۶ ص ۱۰۲)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مرتدین) بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے قتال کی طرف مسلمانوں کو بلایا۔ اس وقت ہم سمجھے کہ اس آیت کریمہ میں یہ مرتدین ہی مراد ہیں۔

ثابت ہوا کہ اگر مرتد اسلام نہ لائے تو از روئے قرآن اس کی سزا قتل کے ہوا کچھ نہیں۔ قتل مرتد کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ) (ابن داود ج ۲ ص ۵۹۸) أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدَّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَعَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرَقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَأَتَعَذَّبُوا



بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنَّهُمْ لَلْعَوَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ كَيْدٍ دِينِهِ فَأَقْتُلُوهُ

﴿صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳۲ ج ۲ ص ۱۰۲۳ ج ۲ ص ۱۰۹۶﴾

﴿ابوداؤد ج ۲ ص ۵۹۸ ترمذی ج ۱ ص ۷۶ نسائی ج ۲ ص ۱۵۱﴾

﴿ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۸۵ مسند احمد ج ۵ ص ۲۳۱ عن معاذ﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (مرتد ہو جانے والے) زندیق لوگ لائے گئے تو آپ نے انہیں جلادیا۔ اس کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر (آپ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو اور میں انہیں قتل کرا دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنے دین سے پھر جائے اُسے قتل کر دو۔

### قتل مرتد کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرز عمل

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی جس شدت کے ساتھ مرتدین کو قتل کیا محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے مرتد کو زندہ دیکھنا ناقابل برداشت تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے آئے۔ ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا اجْلِسْ حَتَّى

يَقْتُلُ قَضَاءَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَهُ بِهٖ فُقْتُلَ

﴿تفسیر مظہری ج ۳ ص ۱۳۵ روح المعانی پ ۶ ص ۱۶۰﴾

ترجمہ: یہ یہودی تھا، مسلمان ہوئے کے بعد پھر یہودی (ہو کر مرتد) ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے تین بار فرمایا: جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ (قتل مرتد) اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم سے اُسے اُسی وقت قتل کر دیا گیا۔

### گستاخ رسول ﷺ کا قتل

غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے تو ہین رسول کے مُرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے حضور ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ (آپ کی شان میں تو ہین کرنے والا) ابن حنظل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا ”اقتلوه“ اُسے قتل کر دو۔

﴿بخاری کتاب المغازی باب ابن رزائس رضی اللہ عنہما لرایۃ یوم الفتح﴾

﴿سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یقتل ولا یعرض علیہ السلام﴾

یہ عبداللہ بن حنظل مرتد تھا۔ اِرداد کے بعد اُس نے کچھ ناحق قتل کئے رسول اللہ ﷺ کی جھوٹیں شعر کہہ کر حضور ﷺ کی شان میں تو ہین و تنقیص کیا کرتا تھا۔ اُس نے دو گانے والی لونڈیاں اس لئے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور ﷺ کی جھوٹیں



اشعار گایا کریں۔ جب حضور ﷺ نے اُس کے قتل کا حکم دیا تو اُسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقامِ ابراہیم اور زم زم کے درمیان اُس کی گردن ماری گئی۔

فتح الباری جلد ۸ ص ۱۳ عمدة القاری جلد ۸ ص ۳۴۷ ارشاد الساری جلد ۶ ص ۳۹۲  
یہ صحیح ہے کہ اُس دن ایک ساعت کے لئے حرم مکہ کو حضور ﷺ کے لئے حلال قرار دیا گیا تھا، لیکن بالخصوص مسجد حرام میں مقامِ ابراہیم اور زم زم کے درمیان اُس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا بدتر و بد حال ہے۔

### اجماع امت

اَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْدَانَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اِنْ شَاتِمَ النَّبِيِّ ﷺ الْمُتَقَلِّصُ لَهُ كَافِرٌ وَالْوَعِيدُ جَارٌ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللَّهِ لَهُ وَحُكْمُهُ عِنْدَ الْأُمَّةِ الْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ كَفَرَ۔

الشفاء ج ۲ ص ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ نسیم الریاض شرح الشفاء جلد ۲ ص ۳۳۸

الزُّوْلِقَارِ جلد ۳ ص ۳۱۷ ۳۱۸ القصارم السلول ص ۴

ترجمہ: محمد بن سہون نے فرمایا: علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اُس کا حکم قتل ہے۔ جو اُس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

۲۔ وَقَالَ أَبُو سَلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اخْتَلَفَ

فِي وَجُوبِ قَتْلِهِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا۔

الشفاء جلد ۲ ص ۲۱۶ فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۳ ص ۴۰۷ ۴۰۸ القصارم السلول ص ۴  
ترجمہ: امام ابوسلیمان الخطابی رحمہ اللہ نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی ﷺ کے سب (گالی) کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اُس کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

۳۔ وَاجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى قَتْلِ مُتَقَلِّصِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَسَائِرِهِ

الشفاء جلد ۲ ص ۲۱۱

ترجمہ: اور امت کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلا کر حضور ﷺ کی شان میں سب اور تنقیص کرنے والا قتل کیا جائے گا۔

۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْمُنْذِرِ اَجْمَعَ عَوَامُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى اَنْ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ يُقْتَلُ قَالَ ذَلِكَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَاللَّيْثُ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ وَهُوَ مُقْتَضِي قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ عِنْدَ هَؤُلَاءِ وَبِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَالثَّوْرِيُّ وَاهْلُ الْكُوفَةِ وَالْأَوْزَاعِيُّ فِي الْمُسْلِمِينَ لَكِنَّهُمْ قَالُوا هِيَ رَدَّةٌ۔  
الشفاء جلد ۲ ص ۲۱۵

ترجمہ: امام ابوبکر بن منذر نے فرمایا: عامہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے قتل کیا جائے گا۔ اُن ہی میں سے مالک بن انس، لیث، احمد، اسحاق، حنفی، شافعی رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضی ہے۔ (پھر فرماتے ہیں) اور ان آئمہ کے نزدیک اُس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔ امام



ابو حنیفہ رحمہ اللہ: اُن کے شاگردوں، امام ثوری رحمہ اللہ، کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ اُن کے نزدیک یہ رذت ہے۔

۵۔ اِنْ جَمِيعٌ مِنْ سَبِّ النَّبِيِّ ﷺ اَوْ عَابَهُ اَوْ اَلْحَقَّ بِهِ نَقَصًا فِي نَفْسِهِ اَوْ نَسَبٍ اَوْ دِيْنِهِ اَوْ خَصْلَةٍ مِنْ عِيَالِهِ اَوْ عَرَضَ بِهِ اَوْ شَبَّهَ بِشَيْءٍ عَلَى طَرِيقِ السَّبِّ لَهُ اَوْ اَلْزَادَ عَلَيْهِ اَوْ التَّصْفِيْرَ بِشَيْءٍ اَوْ لَغَضَ مِنْهُ وَالْعَيْبُ لَهُ فَهُوَ سَابٌّ لَهُ وَالْحُكْمُ فِيْهِ حُكْمُ السَّابِّ يَقْتُلُ كَمَا نَهَيْتُهُ وَلَا تَسْتَتِيْبُ فُضْلًا مِنْ فُضُولِ هَذَا الْبَابِ عَلَى هَذَا الْمُتَصَدِّقِ وَلَا تَمْتَرِيْ فِيْهِ تَصْرِيْحًا كَانَ اَوْ تَلْوِيْحًا..... وَهَذَا كُلُّهُ اِجْمَاعٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْاِمَّةِ الْفُتُوْى مِنَ لَدُنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اِلَى هَلَمْ جَرَّدًا

﴿الثناء جلد ۲ ص ۲۱۴﴾ اشارہ المسئول ص ۵۲۵ طبع بیروت ﴿

ترجمہ: بے شک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ آپ ﷺ کے نسب دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب یا عتاب یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کے لئے حضور ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور ﷺ کو صراحتہ گالی دینے والا ہے اُسے قتل کر دیا جائے۔ ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثناء نہیں کرتے نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں۔ خواہ صراحتہ توہین ہو یا اشارۃً کنانیہ۔ اور یہ سب علماء اُمت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک۔

۶۔ وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَا شَكَّ وَلَا شَبَّهَ فِيْ كُفْرِ شَاتِمِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِيْ

اِسْتِجَابَةِ قَتْلِهِ وَهُوَ الْمَنْقُولُ عَنِ الْاِمَّةِ الْاَدْبَعَةِ۔

﴿فتاویٰ شامی ح ۳ ص ۳۲۱﴾ و نحوہ الصارم المسلول المحسلی ص ۴۲ ﴿

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اُس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل) سے یہی منقول ہے۔

۷۔ كُلُّ مَنْ اَبْغَضَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَلْبِهِ كَانَ مُرْتَدًّا فَالسَّابُّ بِطَرِيقِ اَوَّلِيٍّ ثُمَّ يَقْتُلُ حَدًّا عِنْدَنَا

﴿فتح القدیر امام ابن حاتم ح ۳ ص ۴۰۷﴾

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے۔ آپ کو گالی دینے والا تو بطریق اولیٰ مستحق گردن زدنی ہے۔ پھر (غشی نہ رہے کہ) یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہوگا۔

۸۔ اَمَّا رَجُلٌ مُّسَلِّمٌ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْ كَذَّبَهُ اَوْ عَابَهُ اَوْ تَلَصَّصَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَبِاٰتٍ مِنْهُ زَوْجَتُهُ

﴿کتاب الخراج امام ابو یوسف ص ۱۸۲﴾ فتاویٰ شامی ح ۳ ص ۳۱۹ ﴿

ترجمہ: جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کو سب کرے یا تکذیب کرے یا عیب لگائے یا آپ کی تنقیص شان کا (کسی اور طرح سے) مرتکب ہو اُس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اُس سے اُس کی زوجہ اُس کے نکاح سے نکل گئی۔

۹۔ اِذَا عَابَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ شَيْءٍ كَانَ كَافِرًا اَوْ كَذًا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ لَوْ قَالَ لَشَعَرَ النَّبِيَّ ﷺ شَعِيْرًا فَقَدْ كَفَرَ وَعَنْ اَبِيْ حَفْصٍ الْكَبِيْرِ مَنْ عَابَ النَّبِيَّ ﷺ بِشَعْرَةٍ مِنْ شَعْرَتِهِ الْكَرِيْمَةِ فَقَدْ كَفَرَ وَذَكَرَ



فی الاصل ان شتم النبی کفر۔

﴿فتاویٰ قاضی خان ج ۳ ص ۸۸۲ طبع نو لکھنؤ﴾

ترجمہ: کسی شے میں حضور ﷺ پر عیب لگانے والا کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا: اگر کوئی حضور ﷺ کے بال مبارک کو ”شعر“ کے بجائے (بصغیر تصغیر) ”شعیر“ کہہ دے تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام ابو حفص الکبیر (حنفی) سے منقول ہے کہ اگر کسی نے حضور ﷺ کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی عیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام محمد نے ”منہو ط“ میں فرمایا کہ نبی ﷺ کو گالی دینا کفر ہے۔

۱۰۔ اَوْلَاَ عِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اَنْ مَنْ قَصَدَ النَّبِيَّ ﷺ بِذَلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ يَمْتَحِلُ الْاِسْلَامَ اِنَّهُ مُرْتَدٌّ يَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ۔

﴿احکام القرآن للجصاص جلد ۳ ص ۱۰۶﴾

ترجمہ: کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی کریم ﷺ کی اہانت و ایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے وہ مرتد مستحق قتل ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب و سنت و اجماع اُمت اور اقوال علمائے دین کے مطابق گستاخ رسول ﷺ کی سزا یہی ہے کہ وہ حد اُقل کیا جائے۔ اس کے بعد حسب ذیل اُمور کی وضاحت بھی ضروری ہے۔

۱۔ بارگاہ نبوت کی توہین و تنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو۔ یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے

جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر بھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ انہیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض توہین نہ تھی۔ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا: لَا تَعْلَمُونَ اَلَا تَعْلَمُونَ كَذَبْتُمْ بِكُنْزِ الْاِيْمَانِ كُفْرًا۔

(پارہ ۱۰ سورہ التوبہ آیت نمبر ۶۶) بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

۲۔ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ”رَاعِيْنَا“ کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور ﷺ کو ”رَاعِيْنَا“ کہتا تو وہ واسمعوْا وَلِلّٰكَا فِرْدِيْنَ عَذَابُ الْاَلَمِ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں۔

الْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظُّوَاهِرِ وَلَا نَنْظُرُ لِلْمَقْصُودِ وَالنِّيَّاتِ وَلَا نَنْظُرُ لِلْعَوَائِنِ حَالًا۔

﴿نہیم الزیاض شرح الشفاء ج ۳ ص ۴۲۶﴾

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا۔ لہذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔



۳۔ یہاں اس خُتبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے و جُوحہ کُفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کُفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے و جُوحہ کُفر کا صرف احتمال ہو کُفر صریح نہ ہو لیکن جو کالم مفہوم توہین میں صریح ہو اُس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اِس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے لکھا

قَالَ حَبِيبُ ابْنِ الرَّبِيعِ لَا نَدْعَاءَ التَّأْوِيلِ فِي لَفْظٍ صَرِيحٍ لَا يَقْبَلُ  
(الشفاء ج ۲ ص ۲۱۷)

ترجمہ: حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔

کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ معذرت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ”وَكَلَّدَ الْحَرَامَ“ کہا جائے اور کہنے والا لفظ حرام کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے المسجد الحرام اور بیت الحرام کی طرح مُعَظَّم و مُحْتَرَم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے تو اُس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی کیونکہ عرف اور محاورے میں ”وَكَلَّدَ الْحَرَامَ“ کا لفظ گالی اور توہین ہی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف و محاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوتے ہوں توہین ہی قرار پائے گا خواہ اُس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل مُقْتَر نہ ہوگی۔

۹۔ یہاں اس خُتبے کو دُور کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر توہین رسول کی سزا اُقل کرنا ہے تو کئی مُنافِقین نے حضور ﷺ کی صریح توہین کی۔ بعض اوقات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ حضور ﷺ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اِس گستاخ کو قتل کر دیں لیکن حضور ﷺ نے اجازت نہیں دی۔ ابن تیمیہ نے اِس کے مُتَعَدِّد جوابات لکھے ہیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

الف:- اُس وقت اُن لوگوں پر حد قائم کرنا فسادِ عظیم کا موجب تھا۔ اُن کے کلمات توہین پر صبر کر لینا اُس فساد کی نسبت آسان تھا  
ب:- سُنّا مُنفِقین اِعلانیہ توہین رسالت نہ کرتے تھے بلکہ آپس میں مَہْپ کر حضور ﷺ کے حق میں توہین آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔

ج:- مُنافِقین کے ارتکاب توہین کے موقع پر صحابہ کرام کا حضور ﷺ سے اُن کے قتل کی اجازت طلب کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام جی اللہ جانتے تھے کہ گستاخ رسول کی سزا اُقل ہے۔ گستاخانِ شانِ رسالت ابورافع یہودی اور کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو دیا تھا۔ اِس حکم کی بناء پر صحابہ کرام جی اللہ کو علم تھا کہ حضور ﷺ کی شان میں توہین کرنے والا قتل کا مُسْتَحَق ہے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے جائز تھا کہ وہ اپنے گستاخ اور مُؤذی کو اپنی حیات میں معاف فرما دیں لیکن اُمت کے لئے جائز نہیں کہ وہ حضور ﷺ کے گستاخ کو معاف کر دے۔ نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے اِس حکم کو بجالائے کہ ”آپ معافی کو اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لیں



اور نیکی کا حکم دیں۔ ﴿سُورَةُ اَعْرَافِ آیت: ۱۹۹﴾

میں عرض کروں گا کہ گستاخ رسول ﷺ پر قتل کی حد جاری کرنا ایسی حد ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا حق ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی توہین حضور ﷺ کی اُمت کے لئے بھی سخت ترین اذیت کا موجب ہے اور اس طرح اس حد کو پوری اُمت کا حق بھی کہا جاسکتا ہے لیکن بلا واسطہ نہیں بلکہ بواسطہ ذات اقدس کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اپنا یہ حق کسی کو خود معاف فرمادیں۔ جیسا کہ بعض دیگر احکام شرع کے متعلق دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان احکام میں حضور ﷺ کو اختیار عطا فرمایا۔ مثلاً حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بکری کے ایک بچے کی قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا.....

”وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ“

﴿بخاری جلد ۲ ص ۸۳۲﴾

کہ (یہ قربانی) تمہارے علاوہ کسی دوسرے پر ہرگز جائز نہیں۔

اسی طرح حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس کاٹنے کو حرام قرار دیا تو حضرت عباس نے عرض کی ”إِلَّا الذَّخْرَ“ یعنی ”اذخر“ گھاس کو حرمت کے اس حکم سے مستثنیٰ فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ”إِلَّا الذَّخْرَ“ یعنی اذخر کو حرمت کے حکم سے ہم نے مستثنیٰ

فرمادیا۔ ﴿بخاری ج ۱ ص ۱۲۱﴾ مسلم ج ۱ ص ۴۳۸

اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی تحریر فرماتے ہیں۔

و در مذہب بعضے آن است کہ احکام منقوض بود بوی ﷺ ہرچہ خواہد و ہر کہ خواہد حلال و حرام گرداند و بعضے گویند با اجتہاد گفت۔ و اول اصح و اظہر است۔ ﴿افصح المسائل ج ۲ ص ۳۰۸﴾ مسک الختام ج ۲ ص ۵۱۲

یعنی بعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام شرعیہ حضور ﷺ کے سپرد کر دیئے گئے تھے جس کے لئے جو کچھ چاہیں حلال اور حرام فرمادیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ نے یہ اجتہاد کے طور پر فرمایا تھا اور پہلا مذہب اصح اور اظہر ہے۔

ان احادیث کی روشنی میں حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے کہ کسی حکمت و مصلحت کے لئے حضور ﷺ ان منافقین پر قتل کی حد جاری نہ فرمائیں لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں۔

آخر میں عرض کروں گا کہ توہین رسالت کی حد اُسی پر جاری ہو سکے گی جس کا یہ جرم قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ اس کے بغیر کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دے کر قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تو اتر بھی دلیل قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص توہین کے کلمات صریح بول کر یا لکھ کر اس بات کا اعتراف کرے کہ یہ کلمات میں نے بولے یا میں نے لکھے ہیں تو یقیناً وہ واجب القتل ہے خواہ وہ کتنے ہی بہانے بنائے اور کہتا پھرے کہ میری نیت توہین کی نہ تھی یا ان کلمات سے میری غرض یہ نہ تھی کہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں۔ بہر حال وہ مستحق قتل ہے۔

وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شاتم رسول (ﷺ) کے حق میں محمد بن سحون کا قول ہم



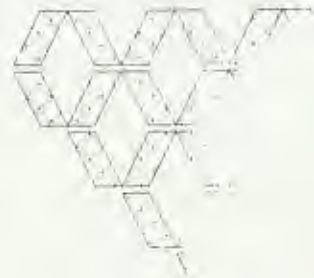
شفاء قاضی عیاض اور الصّارم المسلمول سے نقل کر چکے ہیں کہ.....

وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَدَّاهُ كَفَرَ

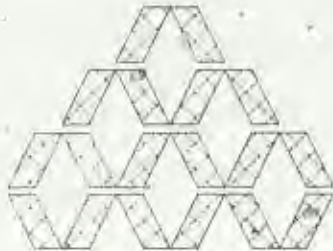
﴿الشفاء قاضی عیاض ج ۲ ص ۲۱۶﴾ ☆ الصّارم المسلمول: ۴۰

۲۵ نومبر ۱۹۸۵ء

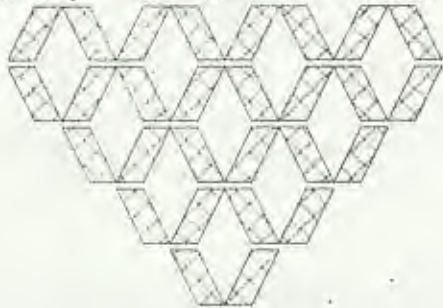
سید احمد سعید کاظمی



حضرت خواجہ فخر الدین سیالوی رحمہ اللہ اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں



باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے  
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا  
اپنی پلکوں سے در یار پے دستک دینا  
اُدھنی آواز ہوئی عمر بھر کا سرمایہ گیا





شاتم رسول ﷺ واجب القتل ہے... چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم

☆☆☆☆

دشمن احمدؓ پے شدت کیجئے  
مکدوں کی کیا مروت کیجئے

نہار اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی  
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا  
نہ جب تک کٹ مروں خوجہ، بطحا کی عزت پر  
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

☆☆☆☆

شاتم رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے پر اجماع امت ہے

اگر بدلا گیا قانون توہین رسالت کا  
تو پھر توہین مرسل کی حکومت مرتکب ہو گی  
کھڑے ہوں گے کٹہرے میں بھی قاتل عقیدت کے  
کہ ناموس رسالت کی بہ امت محتسب ہو گی

أَشَدُّ أَعْلَى الْكُفَّارِ (القرآن)

# گستاخ رسول ﷺ کا شرعی حکم

قرآن و سنت و علمائے اُمت کی روشنی میں

مؤلفہ

شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی

فیضان اولیاء پبلیکیشنز کراچی



## حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ

### کا مختصر تعارف

حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں بہانیاں ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ میں دینی گھرانے میں چوہدری سلطان احمد کے گھر پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے محل تک جوڑا کر نانہ میں حاصل کی دینی تعلیم کیلئے قریبی گاؤں جو کہ عمر چک کے نام سے مشہور ہے وہاں تشریف لے گئے کچھ دنوں کیلئے لاہور میں درس چھوٹے میاں میں بھی داخلہ لیا (یہ درس گاہ شمال مارباغ اور حضرت میاں میر کے مابین ہے) تقریباً ۱۲-۱۵ سال کی عمر میں آپ جانبدھر شہر میں چلے گئے اور جامع معقول و منقول فاضل محقق حضرت مولانا عبد الجلیل ہزاروی اور دیگر اساتذہ کرام سے موقوف علیہ کی کتب پڑھیں اور یہ بات خصوصاً قابل ذکر ہے کہ آپ کے استاذ محترم عشاء کی نماز کے بعد محلہ عالی شہر جانبدھر میں درس قرآن مجید بیان فرماتے تو آپ ان کیساتھ درس قرآن سننے کیلئے روز جایا کرتے تھے اسی بنا پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ ملکہ عطا فرمایا کہ قرآن کریم کی مشہور تفاسیر ملاحظہ فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بفرمان مصطفیٰ ﷺ من یرد اللہ بہ خیرا یفقه فی الدین۔ آپ کو وہ استعداد عطا فرمائی کہ علمائے اہل سنت نے آپ کو شیخ القرآن کا لقب دیا۔ ۱۹۳۹ء میں تپ نے حزب الاحناف لاہور سے سہ فراغت حاصل فرمائی عرصہ دو برس تک ہوشیارپور میں آپ نے خطابت کے فرائض سرانجام دیئے بعد ازاں اپنے ضلع گجرات کے قصبہ گوہڑی میں دینی خدمات کیلئے تشریف لے گئے ۱۹۴۹ء تک آپ کا قیام گوہڑی ہی میں رہا اسی دوران بد مذہبوں سے کئی مناظرے بھی ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل سنت و جماعت کو فتح و نصرت عطا فرمائی بعد میں اہل اوکاڑہ کے پر زور اصرار پر آپ نے 1954ء فروری میں اہل سنت و جماعت کی مرکزی درس گاہ دارالعلوم جامعہ خلیفہ اشرف المدارس اوکاڑہ کاسنگ پینادر کھا اور اپنے آپ کو قرآن و سنت کی تعلیم دینے لگے۔

شہنائے گفتی

تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ

مسئلہ ہذا کے حکم شرعی سے متعلق قرآنی آیات اور اقوال مفسرین احادیث مبارکہ

مفتیان سلف کی کتب سے حوالجات

اقوال آئمہ

گستاخ رسول ﷺ کے متعلق علماء دیوبندی کی عبارات

مرتبہ (حافظ) غلام یاسین ناظم دارالافتاء و معین المفتی غلام دہگیر اکبری  
ملنے کا پتہ: فیضان اولیاء پبلیکیشنز (کاموٹی)



سوال کا جواب دو ہم منکرین سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ کو سب سے پہلے جس نے من گھڑت اور جعلی کہا ہے اس کا نام مع سند بتایا جائے اور اس کے تفصیلی حالات اسمائے رجال کی کتب معتبرہ سے نقل کئے جائیں اور اس وقت سے لیکر الی یومنا ہذا اس کی سند متصل بیان کی جائے ورنہ ان جلیل القدر علماء کے ذکر کرنے کے باوجود اس کو جعلی اور من گھڑت قرار دینا ضد و عناد اور تعصب کے سوالور کچھ نہیں ہے اس طرح دین کی خدمت کرتے ہوئے ۱۱ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ کو آپ نے وصال فرمایا اور رانی ملک بھاہوئے

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

کتبہ معین المفتی غلام دستگیر اکبری خادم شیخ القرآن علیہ رحمۃ الرحمن  
۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

شب و روز طلباء کیلئے وقف کر دیا۔ رمضان المبارک میں ہر سال دورہ تفسیر قرآن پڑھاتے اور علمی نکات اور مشہور مباحث اور مختلف فیہ مسائل پر سیر حاصل گفتگو فرماتے آپ نے تقریباً ۲۰ سال دورہ قرآن پاک پڑھایا اور مختلف شہروں میں وہاں احباب اہل سنت کی فرمائش پر تشریف لجاتے رہے لاہور، فیصل آباد اور کراچی شہر میں دورہ قرآن پاک پڑھنے والوں کی تعداد مثالی ہوتی تھی یہ حضرت قبلہ شیخ القرآن کی بطور مفسر قرآن خدمات تھیں اور بطور محدث آپ دورہ حدیث پاک تقریباً ۳۵ سال تک پڑھاتے رہے اور کثیر ہونمار اور لائق شاگردوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اسی طرح پوری زندگی آپ نے مسلک حق کی خدمت میں گزاری اور بد مذہبوں کو دندان شکن جواب دیتے رہے جب بھی کوئی بد مذہب آپ کے سامنے مذہب حق کے خلاف بات کرتا تو فوراً آپ اس کا رد بلیغ فرمادیتے قرآن و سنت کی روشنی میں ایسا جواب مسکت ارشاد فرماتے کہ مخالف کو بولنے کی گنجائش باقی نہ رہتی رسالہ ہذا اس کا واضح ثبوت ہے۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے موجودہ الحاد اور بے دینی کے دور میں محبت رسول ﷺ کا جذبہ عوام الناس میں پیدا کرنے کیلئے شب و روز جدوجہد فرماتے رہے حتیٰ کہ اپنے آخری ایام میں جبکہ آپ علیل تھے طبیعت میں نقاہت اور کمزوری کے آثار نمایاں تھے تب بھی مخالفین کی طرف سے کوئی اعتراض یا سوال آیا تو اس کا مکمل جواب دینے کیلئے کتب کے حوالجات ارشاد فرماتے چنانچہ ریتالہ خورد سے ایک حضرت قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیرینہ نیاز مند حافظ عبدالرزاق صاحب جو کہ ہائی سکول کے ماسٹر ہیں نے سوال بھیجا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مابین جو مناظرہ (رفع یدین فقط تکبیر تحریمہ عند الامام الاعظم وعند الاوزاعی فی تکبیر الركوع ایضاً) ہو اس کا غیر مقلدین انکار کرتے ہیں نیز اس کی سند بھی بیان کی جائے تو اس کے جواب میں قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲ کتب کے حوالجات لکھوائے اور اس کی سند بھی جامع مسانید الامام الاعظم ص ۵۲ ۳ الامام الفقیہ قاضی القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود متوفی ۶۶۵ھ) سے لکھوائی پھر منکرین پر یہ سوال لکھوایا کہ ہم نے تمہاری باتوں کے مسکت جواب دے دیئے ہیں اب تم ہمارے



بسم الله الرحمن الرحيم

## سخنہائے گفتنی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے آخری رسول جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو دین حق دیکر بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے قلیل عرصہ میں ہی اسلام کو وہ قوت اور شان و شوکت عطا فرمائی کہ دنیا و طرہ جہت میں ڈوب گئی چنانچہ انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ریشہ و انیاں شروع کر دیں لیکن الحق یعلو ولا یعلو کے مطابق اتنا ہی یہ اھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے جو لوگ اسلام یا شارع علیہ الصلاۃ والسلام کے خلاف زبان طعن دراز کرتے اللہ تعالیٰ ان کے جواب کیلئے ایسے علمائے حق کو پیدا فرما دیتا جو ان معترضین کو دندان شکن جواب دیتے اسی سلسلہ میں گذشتہ سال آزار کش میرپور سے ایک گستاخ رسول (پروفیسر زاہد حسین مرزا) نے ایک دل آزاد کتاب مقام نبوت کے نام سے تحریر کی جس میں جاہازات مصطفیٰ ﷺ کو طعن و تنقیص کا نشانہ بنایا گیا وہاں کے مسلمان جن کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا پاس تھا زبردست احتجاج کیا چنانچہ وہ گستاخ رسول زیر عتاب ہو کر پس دیوار زنداں پہنچا دیا گیا علاقہ کے لوگوں نے بالخصوص حضرت قبلہ صاحبزادہ عتیق الرحمان وغیرہ نے قبلہ شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر علمائے کرام سے گستاخ رسول کا صریح حکم قرآن و سنت کی روشنی میں دریافت کیا قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند دنوں میں ایک جامع فتویٰ جو کہ مزین بدلائل قاہرہ و باہرہ تھا تحریر فرما کر صاحبزادہ عتیق الرحمان صاحب کو ارسال فرما دیا بغرض افادۂ عوام و خواص اب ہم اس رسالہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں امید ہے کہ اللہ علم حضرات اس کوشش کو مظر تحسین ملاحظہ فرمائیں گے۔

(ضروری نوٹ) تمام کتب کے حوالیات ہم نے نہایت احتیاط کے ساتھ قلم بند کئے

ہیں پھر بھی ٹکوائے الانسان مرکب من الخطاء والعیان علماء اور صاحب دانش حضرات سے گذارش ہے کہ چشم پوشی فرما کر فقیر کو مطلع فرمائیں اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کر دیا جائے گا۔ برکریاں کار ہاؤ شواریست۔ جب یہ سطور تحریر کی جا رہی تھیں ایک دوست نے ہندوستان کے ایک مولوی صاحب (وحید الدین) کی کتاب ”مسئمت رسول کا مسئلہ“ کی طرف توجہ دلائی اس کتاب کو پڑھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا کہ جس مسئلہ پر تمام لوگ متفق ہیں اس مسئلہ کو ایک نئے انداز میں تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف پیش کیا گیا اور جاچا اس متفقہ حکم شرعی کا گویا کہ مذاق اڑایا گیا اور اس کی تضحیک کی گئی میری مراد گستاخ رسول کی شرعی سزا ہے چنانچہ اہلسنت و جماعت کے ممتاز و محقق عالم مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گستاخ رسول کا حکم فتاویٰ رضویہ ص ۳۸ جلد ۶ تا ص ۴۱ میں یوں بیان کیا۔ جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہر گز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ نیز ص ۱۲۷ جلد ۶ میں ہے یکنفی واحد منہا فی تکفیرہ و قتلہ۔ اور علمائے دیوبند کے بہت بڑے مناظر مولوی منظور سنہلی نے مناظرہ کے دوران امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت پڑھی ”ما بقضاء امة لا یؤخذ بسبب نبیہا“ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو گالیاں دینے جانے کے بعد امت کی کیا زندگی ہے (تحریر علی کا دلکش نظارہ ص ۹۹) نیز اسی میں مولانا رفات حسین فاروقی دیوبندی لکھتے ہیں ”ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کا دشمن یا آپ کی شان میں گستاخی کرنا یا خدا کا دشمن اور لہذا آباد کے لئے جہنم کا سزاوار ہے وہ دنیا میں واجب القتل ہے اور خدا کی زمین کو اس کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا چاہیے۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ ص ۳۴“ یہی وجہ نصیب حضور کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ ملعون ہے خارج از اسلام ہے دنیا میں واجب القتل اور آخرت میں لہذا آباد کیلئے جہنمی ہے ص ۱۵۱ اسی طرح غیر مقلدین کے پیشوا قاضی شوکانی احادیث لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں ”وفی حدیث ابن عباس و حدیث الشعبی دلیل علی انه



يقتل من شتم النبي ﷺ و قد نقل ابن المنذر الاتفاق على ان من سب النبي ﷺ صريحا وجب قتله. (نيل الاوطار ص ۲۰۰ ج ۷) و مثله في عرف الجادى من جنان هدى المهدي ص ۲۰۱. الحاصل تمام مکاتب فکر کے نزدیک گستاخ رسول کا شرعی حکم یہی ہے ظاہر ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہی تمام علماء نے اس مسئلہ کا مذکورہ شرعی حکم بیان فرمایا۔ خلاف اس کے مولانا وحید الدین خاں اپنی مذکورہ کتاب (شتم رسول کا مسئلہ) میں لکھتے ہیں ان آیتوں سے قتل شاتم رسول کا مسئلہ نکالنا لغت اور تفسیر کے علم سے کشتی لڑنے کے ہم معنی ہے ص ۱۱۵ نیز ص ۱۱۶ پر لکھا کہ پاکستان کے ایک عالم مولانا قاضی مظهر حسین صاحب رشدی کے خلاف ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ رشدی جیسے ملعون کا واجب القتل ہونا کئی آیت سے ثابت ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے نزدیک شاتم رسول کا یہی شرعی حکم ہے لیکن وحید الدین خاں صاحب اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں آخر میں لکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام تر خود ساختہ مسئلہ ہے اس کا خدا کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ص ۱۱۷ (معاذ اللہ استغفر اللہ العظیم) میں صرف ایک واقعہ عرض کرتا ہوں بقیہ تفصیلی دلائل رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ مسئلہ خود ساختہ نہیں۔

واقعہ: ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتا تھا تنازعہ ہو گیا یہودی حق پر تھا اس نے اس بظاہر مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے کیلئے کہا اس منافق کے دل میں چور تھا اسے معلوم تھا کہ وہاں تو نہ سفارش چلے گی اور نہ رشوت سے کام لے گا اس لئے اس نے کہا کہ تمہارے عالم کعب بن اشرف کے پاس چلتے ہیں یہودی اس بات پر رضامند نہ ہوا چنانچہ چار و ناچار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہودی حق پر تھا فیصلہ بھی اسی کے حق میں ہوا منافق کو پسند نہ آیا تو وہ یہودی کو لیکر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا وہاں سے بھی وہی حکم ملا لیکن اس کو بھی تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوا آخر دل میں سوچا کہ میں بظاہر تو مسلمان ہوں اور یہ یہودی ہے عمر کے پاس چلیں وہ یقیناً میرے اسلام کا پاس کرتے ہوئے

میرے حق میں فیصلہ دیں گے چنانچہ اس نے یہودی کو بھی اس پر رضامند کر لیا جب وہاں پہنچے تو یہودی نے عرض کی کہ پہلے حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر اس مقدمہ کا فیصلہ میرے حق میں کر چکے ہیں اب یہ مجھے آپ کے پاس لایا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا ”روید کما حتی اخرج اليکما“ میرے واپس آنے تک ٹھہر و چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے تلوار بے نیام کئے واپس آئے اور اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا

هكذا اقضى على من لم يرض بقضاء الله وقضاء رسوله و نزلت الآية و قال رسول الله ﷺ اَنْتَ الْفَارُوقُ۔ یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتا میں اس کا یوں فیصلہ کیا کرتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حضور ﷺ نے اس دن حضرت عمرؓ کو الفاروق (حق و باطل میں فرق کرنے والا) کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

الجامع لا حکام القرآن ص ۲۶۳ جلد ۳ للعلامة محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۶۸ھ

نیز احادیث رسول ﷺ میں بہت سے مقامات میں اس کی صراحت اور وضاحت موجود ہے۔ جیسا کہ آپ قبلہ حضرت صاحب کے رسالہ میں پڑھیں گے لیکن وحید صاحب نے صاف انکار کر دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ”پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی معتبر روایت ایسی موجود نہیں جس کے عبرت الہی میں حکم دیا گیا ہو کہ سب و شتم کرنے والے کو قتل کر دو ص ۱۱۷۔ معاذ اللہ (تو کیا ایسے راندہ درگاہ شخص کا حکم یہ ہے؟ کہ اس کی تعظیم کرو) استغفر اللہ العظیم

مگر ہمیں مکتب و ہمیں ملا است

کار طفلان تمام خواہ شد

اب ہم اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں وہی حق کار است دکھائیو الا ہے آخر میں رب کریم کی بارگاہ عالیہ میں دعا ہے کہ ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم و توقیر کی دولت سے نوازے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو پیارے مصطفیٰ ﷺ سے والمانہ عشق و محبت رکھتے تھے اور آپ کے پیچے ہوئے وضو کے پانی کو (بہر و تبرک) حاصل کرنے کیلئے جان کی بازی لگا



دیتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے ص ۳۱ جلد اباب استعمال فضل وضوء الناس. واذا توضأ النبی ﷺ کا دوا یتقتلون علی وضوئہ. (ترجمہ) اور جب نبی کریم ﷺ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے وضو سے گریبا پانی کو لینے کے لئے لڑنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ میں اپنے اہل بیت کو اس رباعی پر ختم کرتا ہوں

## رباعی

نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا زکوٰۃ اچھی  
مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا  
نہ جینک کٹ مروں میں خواجہ بھٹا کی عزت پر  
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

فالحمد لله أولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً لرب العالمين  
و الصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على عباد  
الله الصالحين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

استکبہ (حافظ غلام حسین مفتی مرکزی دارالافتاء جامعہ حنفیہ دارالعلوم  
اشرف المدارس اوکاڑہ کتبہ معین المفتی غلام دنگیر اکبری مرکزی دارالافتاء جامعہ  
ہذا

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۵ مئی ۲۰۰۰ء

## تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ

(۱) یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا آباءکم و اخوانکم اولیاء  
ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولیک  
هو الظالمون (۲۳)

(۲) قل ان کان آباؤکم و ابنائکم و اخوانکم و ازواجکم و  
عشیرتکم و اموالکم اقترفتموها و تجارة تخشون کسادھا و  
مسکن ترضونها احب الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی  
سبیلہ فتربصوا حتی یتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم  
الفسقین (۲۴) پُ التوبة (ترجمہ)

اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر  
پسند کریں اور تم میں کوئی جو ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔ تم فرماؤ اگر تمہارے  
باپ اور تمہارے بچے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری  
کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ  
چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ  
دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(کنز الایمان)

(۳) یا ایہا النبی انا ارسلنک شاعدا و مبشرا و نذیرا (۳۵)  
وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجاً منیراً ۴۶. الاحزاب. ص ۲۲ جلد ۷  
(ترجمہ) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیٹھک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور  
خوشخبری دینا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلا تا اور چمکا دینا آفتاب۔  
(کنز الایمان)

عن عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ صاحب رسول اللہ ﷺ



يقول انى عبدالله و خاتم النبیین و ابى منجدل فى طينته و  
ساخبركم عن ذلك انا دعوة ابى ابراهيم. و بشاره عيسى  
ورؤيا امى آمنه التى رأت و كذلك امهات النبیین يرين وان  
ام رسولى الله ﷺ رأت حين وضعته له نورا اضأت لها قصور  
الشام ثم تلا يا ايها النبى انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا  
وداعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا. بهذا حديث صحيح  
الاسناد ايضا قال الذهبي صحيح. المستدرک للحاكم كتاب  
التفسير ٢/١٨٨

یہ حدیث پاک بالفاظ متقاربہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

اخرجه ابن حبان و ذکر الهيئى فى موارد الظمان  
(٥١٢) كتاب علامات نبوة نبينا ﷺ باب فى اول امره (٢٩٣)  
واحد فى المسند ٢/١٢٤، ١٢٨، والبزار فى مسنده اورده  
الهيئى فى كشف الاستار ٣/١١٣. كتاب علامات النبوة:  
باب قدم نبوته (٢٣٦٥) والطبرانى فى المعجم الكبير  
١٨/٢٥٢، ٢٢٩، والحاكم فى المستدرک ٢/٦٠٠ كتاب التاريخ  
باب ذكر اخبار سيد المرسلين و قال صحيح الاسناد واقره  
الذهبي و ابونعيم فى حلية الاولياء ٦/٨٩ فى ترجمة ابوبكر  
الغسانى (٣٣٣) والبيهقى فى دلائل النبوة ٢/١٣ جماعى  
ابواب المبعث باب الوقت الرى كتب فيه محمد ﷺ نبيا.  
شرح السنة مؤلفه ابو محمد حسين بن مسعود بغوى متوفى  
٥١٦ هـ ص ١٣ جلد ١ (ترجمہ) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ  
السلام کے صحابی سے روایت ہے حضور فرماتے ہیں بیشک میں اللہ کا بندہ اور آخری نبی  
ہوں حالانکہ میرے باپ (آدم) اپنی خمیر میں لوٹ رہے تھے اور میں اس بات کی خبر  
دیتا ہوں کہ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا مصداق ہوں اور بشارت

عيسى عليه السلام ہوں اور اپنی ماں حضرت آمنہ کے خواب کا مصداق ہوں وہ جو اس نے  
دیکھا اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی باتوں کو دکھایا جاتا رہا اور بیشک رسول اللہ ﷺ کی  
والدہ ماجدہ نے ولادت کے وقت نور دیکھا جس سے ان کیلئے شام کے محلات روشن ہو  
گئے اس کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایہا النبی آیت  
(۴) انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا (۸) لنؤمنو باللہ و  
رسوله و تعزروه و توقروه ط

و تسبحوه بكرة و اصیلا (۹). الفتح ص ۲۶

(ترجمہ) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم  
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔  
(کنز الایمان)

(۵) لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یؤادون من  
حاد اللہ و رسوله ولو كانوا آباءهم او ابنائهم او اخوانهم  
او عشیرتهم اولئک كتب فی قلوبهم الايمان و ایدهم بروح  
منه و یدخلهم جنت تجری من تحتها الانهار خالدين فیها  
رضی اللہ عنہم و رضو عنه اولئک حزب اللہ ط الا ان حزب  
اللہ هم المفلحون (۲۲)

(ترجمہ) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں  
ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا  
بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی  
طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لیجائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں  
ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے  
اللہ ہی کی جماعت کا میاب ہے۔ (کنز الایمان)

سورہ مجادلہ کی آخری آیت کے شان نزول میں مفسرین کرام نے مندرجہ  
ذیل اقوال تحریر فرمائے ہیں۔



(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ان کے باپ ابو قافہ عثمان نے حضور نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں نازیبا الفاظ کہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس گستاخی کی وجہ سے اپنے باپ کو اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ زمین پر گر پڑے جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے ایسا کیا ہے آپ نے عرض کی جی ہاں حضور علیہ السلام نے فرمایا دوبارہ ایسا نہ کرنا عرض کی یا رسول اللہ اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔ (۲) بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ جب جنگ بدر میں قیدی ہو کر آیا تو اس نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں بے ادبی کے الفاظ کہے حضرت ابو عبیدہ کے منع کرنے کے باوجود نہ باز آیا تو آپ نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (۳) جنگ بدر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے کو مبارزت کیلئے لگا دیا اور حضور علیہ السلام سے اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں شہداء کے پہلے گردہ میں داخل ہو جاؤں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر ہمیں تم اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے دو تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میری سب سے بھر کے قائم مقام ہے۔ (۴) اور جنگ احد میں حضرت مصعب بن عمیر نے اپنے گئے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کر دیا اور بعد میں آنیوالوں کو یہ سبق دیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے مقابلہ میں تمام رشتے بیچ ہیں۔ (۵) اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کر دیا۔ (۶) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ایک اور بھائی ابو عزیز بن عمیر کو ایک انصاری صحابی نے گرفتار کر لیا اور وہ اسے باندھ رہا تھا کہ حضرت مصعب نے دیکھ کر کہا اس کو اچھی طرح باندھو اس کی والدہ بہت مالدار ہے زیادہ فدیہ ادا کرے گی ابو عزیز نے سن کر کہا اے مصعب تم بھائی ہو کر اس طرح کہہ رہے ہو تو سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے ایمان افروز جواب دیا اس وقت تم میرے بھائی نہیں ہو بلکہ یہ انصاری میرا بھائی ہے جس نے تجھے گرفتار کیا ہے اسی طرح (۷) جنگ بدر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ ابن

الحارث کے مقابلہ میں عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ آئے جو کہ ان کے عزیز اور رشتہ دار تھے تو رسول اللہ ﷺ کے ان جائزوں نے ان کو کفار سمجھ کر قتل کر دیا۔ روح المعانی ایضاً منظری۔ ضیاء القرآن۔ تفہیم القرآن، معارف القرآن۔ تدبر قرآن۔ روح البیان۔ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہی تھی کہ اللہ اور رسول کے معاملہ میں کسی چیز اور کسی شخص کی پرواہ نہ کی اس کے بعد کچھ واقعات مذکورہ بالا تحریر کئے تفسیر عثمانی۔ تفسیر صاوی۔ تفسیر حسینی۔ تلک عشرہ کاملہ۔

(ترجمہ) اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نبی کریم ﷺ کو (اپنی بد زبانی سے) ایذا دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ وہ تو کان ہیں (کان کے کچے ہیں) فرما دیجئے وہ تمہاری بھلائی کیلئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں۔ اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کیلئے (وہ سرکار علیہ السلام) رحمت ہیں۔ اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں

(۸) ان کیلئے دردناک عذاب ہے (۶۱) (اے مسلمانوں) وہ منافق تمہارے لئے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ وہ تم کو راضی کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا حق زائد تھا کہ وہ ان کو راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔ (۶۲) کیا انہوں نے نہ جانا کہ جس کسی نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی پس بیشک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بہت بڑی رسوائی ہے (۶۳) التوبہ پٹا

(۹) بیشک جو لوگ ایذا دیتے اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (۷۵) (گستاخان رسول) پھٹکارے ہوئے ہیں جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں (۶۱) (الاحزاب پٹا) ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی اور ذلیل و خوار ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ رسول اللہ کی ایذا اللہ تعالیٰ کی ایذا کے مترادف ہے۔ دیکھو تفسیر بیضاوی، مدارک، ابو سعید تفسیر مظہری زیر آیت نمبر ۷۵ الاحزاب میں ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر تعظیم رسول کیلئے ہے گویا جس نے رسول اللہ کو ایذا دی



یقیناً اس نے اللہ کو ایذا دی۔ چنانچہ الصارم السلول علی شاتم الرسول میں ابن تیمیہ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ایذا کو اپنی ایذا کیسا تھ ملایا ایسا ہی جیسا کہ اس نے رسول اللہ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا پس وہ کافر مباح الدم ہے۔

(۱۰) (ترجمہ) اے ایمان والو! رسول اللہ کو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ ہم پر نظر کرم فرمائیں اور پہلے ہی سے غور اور توجہ سے سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (۱۰۴-البقرہ)

جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی درمیان میں راعنا یا رسول اللہ عرض کیا کرتے اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی اعانت فرمائیے (یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے) یہود کی لعنت میں یہ کلمہ سؤ ادب کا معنی رکھتا تھا انہوں نے اسی نیت سے یہ (راعنا) کہنا شروع کیا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سنا تو اس کی گردن مار دوں گا یہود نے کہا ہم اس کے بعد میں نے یہ کلمہ کسی کی زبان سے سنا تو اس کی گردن مار دوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ پر ہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ کبیدہ خاطر ہو کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے کہ یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اور راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس کی جائے انظر ناکا لفظ کہنے کا حکم دیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب و احترام کے کلمات عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ دربارِ انبیائے کرام میں انسان کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازمی و ضروری ہے اور آخر آیت میں للکافرین۔ اس طرف مشیر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ تفسیر کبیر۔ مظہری۔ خزائن۔ اسباب النزول۔ روح المعانی۔ نور العرفان۔

(۱۱) (ترجمہ) اے محبوب اگر آپ ان سے پوچھیں تو ضرور وہ کہیں گے ہم تو صرف دل لگی اور کھیل کر رہے تھے آپ فرمادیں کیا اللہ اور اس کی آیات اور اس کے

رسول کا تم استہزا کرتے ہو (۶۵) بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم کافر ہو چکے (۶۶) التوبہ۔ پتہ چلا کہ جب استہزا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں توہین کرنا کفر ہے تو جدا یعنی ارادۂ بارگاہ اقدس میں بے ادبی بدرجہ اولیٰ کفر ہے اس آیت کے شان نزول میں مفسر قرآن حضرت ابن عباس کے شاگرد امام مجاہد رادی ہیں کہ ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی سرکار نے ارشاد فرمایا فلاں جگہ ہے تو ایک منافق نے جواب میں کہا محمد ﷺ کو غیب کا کیا پتہ تو اللہ نے اس پر آیت نازل فرمائی۔ تفسیر جامع البیان ص ۳۷۳ الابی جعفر محمد بن جریر الطبری التوفی ۳۱۰ھ الدر المنثور مؤلفہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی۔ مطبوعہ مصطفیٰ الباہی الحلبي بمصر زاد المسیر منافق اور گستاخ رسول ﷺ محلِ خشش نہیں جبکہ وہ حالت کفر پر مر جائے جیسا کہ سورۃ توبہ آیت نمبر ۸۰ میں ہے۔ ترجمہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم سزبار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر علامہ بیضاوی نے یوں فرمائی کہ یعنی (لن یغفر اللہ لہم) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مغفرت سے مایوسی اور آپ کے استغفار کی عدم قبولیت نہ تو ہمارے محل کیوجہ سے ہے اور نہ حضور علیہ السلام میں کسی کمی کی وجہ سے ہے بلکہ ان کی خشش نہ ہونے کا سبب انکا وہ کفر ہے جو ان کو خشش سے پھیرنے والا ہے۔



## الحکم الشرعی لسب النبی ﷺ و شاتمہ

(۶)

نہرا قال محمد بن سہل سمعت علی بن المدینی یقول دخلت علی امیر المومنین فقال لی اتعرف حدیثا مسندا فیمن سب النبی ﷺ فقلت نعم فذکرت له حدیث عبدالرزاق عن معمر عن سماک بن الفضل عن عروہ ابن محمد عن رجل من بلقین قال کان رجل شتم النبی ﷺ فقال النبی ﷺ من یکفنی عدو الی فقال خالد بن الولید انا فبعثه الیه فقتله فقال امیر المومنین لیس هذا مسندا هو عن رجل فقلت یا امیر المومنین بهذا یعرف هذا الرجل و قد بايع النبی ﷺ و هو معروف فامر لی بالف دینار. فتاوی السبکی ص ۵۶۹ جلد ۲ الامام ابی الحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی ۵۷۶ مطبوعه دارالمعرفت بیروت لبنان

نمبر ۲ استدلال محمد لیبیان قتل المرأة اذا أعلنت بشتيم الرسول ﷺ بما روی ان عمر بن عدی لما سمع عصماء بنت مروان تؤذی الرسول فقتلها لیلا مدحه ﷺ علی ذلك (در مختار ص ۲۸۰ جلد ۳) مطبوعه احياء التراث بیروت لبنان

نمبر ۳ فلوا علی بشتيمه او اعتاده قتل ولوا امرأة و به یفتی الیوم (رد المختار ص ۲۷۸ جلد ۳)

نمبر ۴ والحق انه یقتل عندنا اذا أعلن بشتيمه علیه الصلوة والسلام صرح به فی سیر الذخيرة. (در مختار ص ۲۸۰ جلد ۳) مطبوعه احياء التراث بیروت لبنان

نمبر ۵ اذصرحوا قاطبة بانه یعزر علی ذلك و یؤدب وهو

یدل علی جواز قتله زجرا لغيره اذيجوز الترقی فی التعزیر الی القتل اذا عظم موجه.

مجموعه رسا كل (الرسالة الخامسة عشرة ص ۳۵۳) ابن عابدین

نمبر ۶ وفي حدیث ابن عباس و حدیث الشعبي دلیل علی انه یقتل من شتم النبی ﷺ و قد نقل ابن المنذر الاتفاق علی ان من سب النبی ﷺ صریحا و جب قتله و نقل ابوبکر الفارسی احد ائمة الشافعية فی کتاب الاجماع ان من سب النبی ﷺ بما هو قذف صریح كفر باتفاق العلماء فلو تاب لم یسقط عنه القتل لان حد قذفه القتل وحد القذف لا یسقط بالتوبة.

نیل الاوطار شوکانی ص ۲۰۰ جلد ۷ مطبوعه البابي الحلبي بمصر.

بذل المجهود فی حل ابوداؤد ص ۲۰۰ جلد ۱ مؤلفه خلیل احمد سہانپوری متوفی ۱۲۳۶ھ مطبوعه ندوة العلماء لکھنؤ (الهند) واللہ اعلم بالصواب

(۷)

ولا تطع كل حلاف مهين هماز مشاء بنميم. منافع للخير معتد اثيم عتل بعد ذلك زنيم. ان كان ذا مال و بنين. اذا تتلى عليه ايتنا قال اساطير الاولين. سنسمه علی الخرطوم. القلم پُ (ترجمہ) اور ہر ایسے کی بات نہ سنا جو بڑا قسمیں کھانڈوالا ڈیکل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر کی لگاتا پھر نیوالا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خوا اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور پیسے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے کہ انگوں کی



جائیں گے تب میں نے فلاں چرواہے کو بلالیا تو اس سے پیدا ہوا (خزانہ روح و صاوی وغیرہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور ﷺ سے عناد ہو اور آپ کی بدگوئی اس کا مشغلہ ہو وہ حرامی ہوتا ہے۔

(تفسیر نور العرفان مؤلفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب)

عن انس قال قال رسول الله ﷺ لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين (متفق علیہ)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا تا اقلہ میں اسے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا ہو جائے۔ یہاں پیار سے مراد طبعی محبوب ہے نہ کہ جبرف عقلی کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے طبعی الفت ہوتی ہے یہ ہی محبت حضور سے زیادہ ہونی چاہئے اور محمدہ تعالیٰ ہر مومن کو حضور جان و مال اور اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔ عام مسلمان بھی مرتد اولاد و عیدین ماں باپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضور کی عزت پر جان نچھاور کر دیتے ہیں۔ غازی عبدالرشید غازی علم دین عبدالقیوم وغیرہ کی زندہ جاوید مثالیں موجود ہیں۔ (مرآت شرح مشکوٰۃ ص ۳۰ جلد ۱)

## عمر نبوی میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا

کعب بن اشرف یہودی کا قتل | کعب بن اشرف یہودی کا شاعر تھا جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی بیجو میں مشغول رہتا تھا ہجرت کے تیسرے سال میں ۱۴ ربیع الاول شریف کی رات اس گستاخ رسول کو قتل کر دیا گیا۔ صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۷۶، صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۲، ۱۸۳، کعب بن اشرف کے قتل کے بعد تاجر حجاز ابو رافع کا قتل واقع ہوا۔

بخاری شریف۔ ۲/ ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸



اور اس (ابن اخطل) کو وہاں قتل کرنے کا حکم دینا۔ یہ حضور علیہ السلام کا خاصہ ہے۔  
(حاشیہ بخاری شریف ۲۴۹)

ایک نابینا صحابی کی یہودیہ لونڈی سرکار مدینہ ﷺ کی شان میں بے ادبی گستاخی کرتی تھی نابینا صحابی نے اسے قتل کر دیا۔ ابو داؤد شریف ۲۴۳

بخاری منافی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کے فیصلے کو نہ ماننے کی وجہ سے قتل کر دیا۔ مظہری، جلالین، روح البیان،

ایک شخص حارث بن طلاطل حضور نبی کریم ﷺ کو ایذا دیتا تھا اسے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا نے قتل کر دیا۔ (مدارج النبوة ۲، ۵۰۱)

ایک قریبہ نامی بھی گستاخی کی وجہ سے فتح مکہ کے دن قتل کر دی گئی۔  
(مدارج النبوة ۲، ۵۰۶)

ارشب کنیز ابن خطل بھی قتل کر دی گئی۔

ایک گستاخ رسول (جس کے قتل کا حکم بارگاہ رسالت سے صادر ہو چکا تھا وہ) مقیس ابن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں پایا تو وہیں قتل کر دیا۔ کنز العمال ص ۲۹۸ جلد ۵ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر اسلم مؤلفہ علامہ علی مرتضیٰ بن حامد الدین متوفی ۵۷۹ھ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور شعبی کی حدیثوں میں اس بات پر دلیل ہے کہ شاتم رسول ﷺ کو قتل کیا جائے گا۔ ابن منذر نے نقل کیا ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینے والا واجب القتل ہے ابو بکر فارسی نے جو کہ شوافع میں سے ایک بہت بڑے امام ہیں اپنی کتاب الایمان میں نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس نے صریح گالی دی تو وہ باقی علماء کافر ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو بھی اس کا قتل ساقط نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ کے قذف کی سزا قتل ہے اور حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

نیل الاوطار۔ شوکانی ۱/ ۲۰۰ مطبوعہ البان الحلبي مصر۔ بذل الجہود فی حل ابو داؤد ۱/ ۳۰۰ مؤلفہ فلیل احمد سہانپوری متوفی ۱۳۴۲ھ

کسی کو گالی دینے میں قتل کرنا حکم نہیں ہے سوائے اس شخص کے جو رسول

اللہ ﷺ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے گا۔

شرح السنۃ ۵، ۳۰۱ بیروت۔ لبنان مؤلفہ امام حسین بن مسعود بنوی  
ایک یہودی عورت حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اور آپ کی شان اقدس میں بے ادبی کے الفاظ بکتی تھی ایک صحابی نے زور سے اس کا گادایا اس سے وہ مر گئی۔

ابو داؤد شریف ۲، ۲۴۳ اس سند کے تمام رجال صحیح ہیں۔ حاشیہ ابو داؤد۔  
جس شخص نے میرے ایک بال کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور ابو نعیم در دیلمی میں یوں ہے کہ حضور ﷺ کے بال مبارک کو اذیت پہنچانے والے پر آسمان اور زمین کی وسعتوں کے برابر لعنت ہو۔

فیض القدیر ص ۱۹ جلد ۶ مؤلفہ علامہ محدث عبدالرزاق منادی متوفی ۲۰۰۳ھ مکتبہ تجارہ کبریٰ مصر

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا نبی کی سزاؤں کی نینوالے کو قتل کر دو اور صحابی کو گالی بجنے والے کو سزا دو۔

شفاء شریف ص ۳۸۳ جلد ۲  
مترجم مولانا اطہر نعیمی خطیب جامع مسجد آرام باغ کراچی مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

حضرت کعب بن علقمہ کی روایت میں ہے کہ حضرت غزوہ بن حارث کنڈی جنہیں حضور علیہ السلام کے صحابی ہونیکا شرف حاصل ہے۔ کسی ذمی آدمی پر گذرے اور اسے حضرت غزوہ نے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں اظہار بے ادبی کیا تو اسے حضرت غزوہ نے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا ان لوگوں نے ہمارے ساتھ عہد کر کے اطمینان پکڑا ہے حضرت غزوہ نے کہا ہمارا ان سے اس بات پر معاہدہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول کے بارے میں تکلیف پہنچائیں۔  
حیۃ الصحابہ ص ۴۰۴ حصہ پنجم



## اقوال آئمہ

نمبر ۱ چھٹی صدی ہجری کے جلیل القدر امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی تنقیص کرنیوالے صراحت یا اشارہ گالی دینے والے آپ کی ذات و صفات نسب وغیرہ میں عیب لگانیوالے یا تحقیر و تفسیر واستہزا کرنیوالے کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر علماء کا اجماع ہے اور آئمہ فتاویٰ اس پر متفق ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے زمانہ سے آج تک

(شفاء شریف ص ۱۸۶ جلد ۱۹۰ تا ۱۹۱)

نمبر ۲ جس کسی نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کی یا آپ کی ذات یا آپ کی کسی ہفت میں عیب نکالا خواہ وہ گستاخی کرنیوالا آپ کی امت (اجامت) سے ہو یا نہ ہو خواہ وہ یہودی یا نصرانی ہو یا اسلامی حکومت میں چاہ لینے والا ذمی کافر ہو یا وہ حرلی کافر ہو خواہ وہ عدا توہن کرے یا سہوایا بد اقل یا بطور غفلت ہر حالت میں وہ لہدی داغی کافر ہو گیا۔

اس کی توبہ نہ عند اللہ قبول ہے نہ عند الناس شریعت مطہرہ میں متاخرین مجتہدین کے نزدیک اجماعاً اور اکثر متقدمین کے نزدیک شریعت مطہرہ کی رد سے اس کا یقینی حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے حکومت یا اس کے نمائندے حکم قتل میں سستی نہ کریں۔

نمبر ۳ حضور نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی کرنیوالے کی توبہ دنیا اور آخرت میں قبول نہیں اس کے علاوہ سب کفار کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

(الاشباہ والنظائر ص ۲۶۱)

نمبر ۴ مذہب امام ابو حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جس شخص نے حضور ﷺ کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں خواہ وہ مومن ہو یا کافر اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے ذمی کا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔

تفسیر مظہری ص ۱۹۱ جلد ۴

نمبر ۵ ذمی اگر علی الاعلان حضور ﷺ کو گالی دے یا آپ کو گالی دینا اس کی عادت بن جائے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ آج کل اسی پر فتویٰ ہے۔

(رد المحتار ص ۲۱۳ جلد ۴) مطبوعہ مصر البانی الحلبي

نمبر ۶ علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا اور حضور ﷺ کی توہین کرنیوالا کافر ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی وعید ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے۔ جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

الشفاء ص ۱۹۰ جلد ۲

نمبر ۷ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے، تکذیب کرے، عیب لگائے یا آپ کی شان اقدس میں کسی طرح سے تنقیص کا مرتکب ہو تو اس نے اللہ کیساتھ کفر کیا اور اس کی بیوی اس وجہ سے اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔

(کتاب الخرج للفاضل امام ابو یوسف ص ۱۸۶)

نمبر ۸ امام نجاد مسلمان گستاخ رسول کے کفر اور قتل پر آئمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم) کا اتفاق ہے

(الصدر المسلول ابن تیمیہ حلی ص ۵)

نمبر ۹ قال محمد سہل سمعت علی بن المدینی یقول دخلت علی امیر المومنین فقال لی اتعرف حدیثا مسندا فیمن سب النبی ﷺ فیقتل قلت نعم فذکرت له حدیث، عبدالرزاق عن معمر عن سماک بن الفضل بن عروہ ابن محمد عن رجل من بلقین قال کان رجل شتم النبی ﷺ فقال النبی ﷺ من یکفنی عدوالی“ فقال خالد بن الولید انا فبعته الیه فقتله فقال امیر المومنین لیس بهذا مسندا هو عن رجل فقلت یا امیر المومنین بهذا یعرف هذا الرجل وقد بايع النبی ﷺ وهو معروف وامر لی بالف دینار ص ۵۲۹ جلد ۲ فتاوی السبکی مؤلفہ الامام ابی الحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی المتوفی ۵۷۵ھ



مطبعی دارالمعرفہ بیروت لبنان اما سب النبی ﷺ فالاجماع منعقد علی انه کفر والاستهزاء به کفر قال اللہ تعالیٰ (ابا للہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم) بل لولم تستهزؤا قال ابو عبیدہ القاسم بن سلام فیمن حفظ شطربیت مما ہجا بہ النبی ﷺ فهو کفر وقد ذکر بعض من الف فی الاجماع اجماع المسلمین علی تحریم ما ہجی بہ النبی ﷺ و کتابتہ وقرأتہ و ترکہ متی وجد دون محوہ. (فتاوی السبکی ص ۵۴۲ جلد ۲) مطبعہ دارالمعرفہ بیروت لبنان

ترجمہ :- محمد بن سہل فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا وہ فرما رہے تھے میں امیر المؤمنین کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کوئی ایسی مسند حدیث جانتے ہیں کہ جس میں کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ہو اس بنا پر اسے قتل کر دیا گیا ہو؟ تو میں نے ایک حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو گالی دی تھی تو سرکار نبی کریم ﷺ نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا اس دشمن سے میری کون کفایت کرتا ہے حضرت خالد بن ولید نے عرض کیا میں تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو بھیجا وہ اسے قتل کر آئے امیر المؤمنین نے مجھے (اس حدیث کے سننے پر) ایک ہزار 1000 دینار دینے کا حکم دیا۔

لیکن حضور نبی کریم ﷺ کو (معاذ اللہ) گالی دینا تو علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کفر ہے نیز آپ کا استہزاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے ہنسنے ہو۔ سنا کہ نہ ہوا تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ بلکہ اگر نہ بھی وہ استہزاء کریں ویسے ہی ایسے گستاخ کریں تب بھی کافر ہو گئے ابو عبیدہ قاسم بن مسلم نے کہا جس شخص نے شع کا ایک مصرع یاد کیا جس میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کے بے لوثی اور جو ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔ بعض وہ لوگ جنہوں نے اس مسئلہ (شاتم رسول کا حکم) پر کتب تحریر کی ہیں اسوں نے مسلمانوں کا اجماع ذکر کیا ہے۔ کہ حضور انور ﷺ کی جھوٹا اور اس کو لکھنا اور پڑھنا سب حرام ہے بلکہ اس لکھے ہوئے کو جب قدرت پائے فوراً مٹا دے۔

## گستاخ رسول کے متعلق علماء دیوبند کی عبارات

مولوی حسین احمد مدنی اپنی کتاب شہاب ثاقب کے ص ۶۱ پر لکھتے ہیں ”ہم خود پہلے لطائف رشیدیہ ص ۲۲ میں سے عبارت نقل کر چکے ہیں کہ حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اس بحث کو وضاحت تامہ حضرت مولانا نے مع دلائل کے ذکر فرمایا ہے۔“

سوال : شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت ﷺ کو صنم یا توبہ یا آشوب ترک فتنہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ بیوا تو جروا۔

جواب : یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا اگرچہ معنی حقیقیہ بمعانی ظاہرہ خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر تاہم ایہام گستاخی و اہانت و اذیت ذات پاک حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ ﷺ سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ حق تعالیٰ نے لفظ راعنا بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا نظر بنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد کیا حالانکہ مقصود صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہر گز وہ معنی کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھی مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت و گستاخی جناب رسالت کا تھا لہذا حکم ہوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا الخ اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت ﷺ میں ہر گز یہ اذیت و گستاخی معاذ اللہ نہ تھا بلکہ حسب عادت و طبع تھا۔ مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا یہ حکم ہوا۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتائیں والے نبی کی آواز سے اور ان کی حضوریات چلا کر نہ کو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے تمہارے ضبط اعمال ہو جاویں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی اور ایسا نبی حدیث میں نکتی بھونکی اہلی القاسم آپ کی حیات شریف میں منع ہو گئی تھی یہ اذیت ذات سرور عالم کے کوئی کسی



معدور نہیں سمجھا جاسکتا اور نہ عقل سلیم رکھنے والے کا کوئی عذر اس سلسلہ میں مسوع ہوگا۔ کتاب الشفاء ص ۴۰۰ جلد ۲ اردو فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۱-۷۲

بلکہ شفاء میں تو یہ ہے ایک معزز شخص نے مدینہ طیبہ کی زمین کو امام مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے ردی اور بیکار کہا امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو تیس درے مارنے کا حکم دے دیا اور فرمایا یہ شخص تو قابل گردن زدنی ہے کیونکہ اس مقدمہ میں سرزمین جہاں سرور کائنات آرام فرما ہیں اس کو ردی اور بیکار کہتا ہے اور اس کو پاک و طیب اور منفعت بخش نہیں سمجھتا۔

(شفاع مع شرح شفا ملا علی قاری و علامہ خفاجی ص ۳۵ جلد ۳ دار الفکر بیروت)

کو اگر پکارنے کا تو آپ یہ سمجھ کر کہ مجھ کو ارادہ کرتا ہے التقات فرمائیں گے حالانکہ نادی ہرگز اذیت رسول اللہ ﷺ نہیں کرتا تھا اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کنڈی جب آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہم میں نہیں ہیں اور یہ عرض والغیب عند اللہ تعالیٰ باینوجہ تھی کہ سب عرب از قریش تانکندہ بنویں اسمعیل ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری ماؤں کو تہمت زنا مت لگاؤ ہمارے نسب کی نفی ہمارے باپوں سے مت کر ہم اولاد نضر ہیں دیکھو اس لفظ میں فقط ایہام بعید کو کس قدر آپ نے نفی کر کے نہی فرمایا اور کلام کا ادب تلقین کیا۔ علی ہذا ضبط نفسی کو منع فرمایا۔ اور لغت نفسی کی اجازت دی کہ وہ بظاہر سخت لفظ ہے گو معنی ایک ہیں الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہر ہے پس ان الفاظ کا جتنا کفر ہوگا۔

(ترجمہ) بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ احزاب آیت ۵۷

لیکن اگر کوئی شخص بلا قصد و ارادہ ایسے الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ نہ تو تنقیص کا تھا اور نہ عیب جوئی کا بلکہ ان الفاظ سے معاذ اللہ لعنت سب و ہتم نسبت کذب یا کوئی ایسا مفہوم متصور ہوتا ہو جس کی نسبت سرکار دو عالم علیہ السلام کی ذات اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی خصوصیت کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے مثلاً اس قائل نے کسی گناہ کبیرہ کی نسبت حضور کی ذات سے کی یا شان نبوت حضور علیہ السلام کے نسب علم نبوی یا تبلیغ اسلام میں مد اہنت یا حضور علیہ السلام کے کلام کی تکذیب اور احادیث متواترہ میں شبہ کیا یا شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر میرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے اس کلمہ کو مذمت و مہمت کے طور پر استعمال نہ کیا ہو خواہ یہ جمالت کے سبب سے ہو یا حالت سکر میں بے قابو ہو کر اس جرم کا ارتکاب کیا ہو قلت حفظ یا زباں کی لغزش کی وجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو۔ ان تمام حالات میں ایسے شخص کیلئے بھی وہی حکم ہے جیسا کہ اس سے پہلے شخص کیلئے کیونکہ زبان کی لغزش۔ جمالت یا مذکورہ امور میں سے کسی دوسری وجہ سے انسان کو کفر میں



## ماخذ و مراجع

- کتاب الہی  
(۱) قرآن مجید  
احادیث مبارکہ  
(۲) صحیح بخاری شریف  
(۳) صحیح مسلم شریف  
(۴) ابوداؤد  
(۵) المستدرک  
(۶) کنز العمال  
(۷) شرح السنۃ  
کتب شروح حدیث  
(۸) فیض القدیر  
(۹) مرقات شرح مشکوٰۃ  
(۱۰) بذل الجہود شرح ابوداؤد  
(۱۱) مرآت شرح مشکوٰۃ  
کتب تفاسیر  
(۱۲) کنز الایمان  
اعلیٰ حضرت امام المسلمت احمد رضا خان بریلوی متوفی۔  
۱۳۴۰ھ  
(۱۳) الجامع لاحکام القرآن  
(۱۴) تفسیر روح البیان  
(۱۵) تفسیر روح المعانی  
(۱۶) تفسیر مظہری  
(۱۷) تفسیر صادی  
محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ  
مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ  
سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ  
محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ  
علی متقی بن حسام الدین متوفی ۹۷۵ھ  
امام حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ  
علامہ عبد الرؤف مناوی متوفی ۱۰۰۳ھ  
علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ  
خلیل احمد سہارنپوری متوفی ۱۳۴۶ھ  
مفتی احمد یار خان  
محمد بن احمد مالکی قرطبی متوفی ۶۲۸ھ  
علامہ محمد اسماعیل حق خفی متوفی ۱۱۳۷ھ  
سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ  
قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی ۱۲۲۵ھ  
احمد بن محمد صادی مالکی متوفی ۱۲۳۱ھ

- (۱۸) تفسیر حسینی فارسی  
(۱۹) تفسیر عثمانی  
(۲۰) تفسیر تذکر قرآن  
(۲۱) تفسیر تفہیم القرآن  
(۲۲) تفسیر معارف القرآن  
(۲۳) تفسیر جامع البیان  
(۲۴) تفسیر درمنثور  
(۲۵) تفسیر کبیر  
(۲۶) تفسیر خزائن العرفان  
(۲۷) تفسیر نور العرفان  
(۲۸) تفسیر ماجدی  
(۲۹) تفسیر ابن کثیر  
(۳۰) تفسیر زاد المسیر  
(۳۱) تفسیر ضیاء القرآن  
(۳۲) تفسیر بیضاوی  
کتب سیرت  
(۳۳) شفاء شریف  
(۳۴) سیرت حلبیہ  
(۳۵) مدارج النبوة  
(۳۶) حیات صحابہ  
کتب فقہ  
(۳۷) کتاب الخراج  
سید حسین الواعظ کاشفی  
شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ  
امین احسن اصلاحی  
مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ  
مفتی شفیع دیوبندی متوفی ۱۳۹۶ھ  
ابو جعفر محمد بن جریری طبری متوفی ۳۱۰ھ  
علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ  
فخر الدین محمد بن ضیاء الدین متوفی ۶۰۶ھ  
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی  
متوفی ۱۳۶۷ھ  
مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ  
عبد الماجد دریا آبادی  
عماد الدین ابن کثیر متوفی ۷۷۷ھ  
عبد الرحمن بن علی محمد جوزی متوفی ۵۹۷ھ  
جشن بیہر محمد کرم شاہ الازہری  
قاضی عبد اللہ بن عمر متوفی ۶۸۵ھ  
قاضی عیاض بن موسیٰ متوفی ۵۴۴ھ  
علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی  
۱۰۴۴ھ  
شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ  
مولانا محمد یوسف کاندھلوی  
قاضی امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ



- (۳۸) الاشباہ والنظائر زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ
- (۳۹) فتاویٰ سبکی امام ابو الحسن تقی الدین علی بن عبد الکاظم سبکی متوفی ۷۵۶ھ
- (۴۰) رد المحتار محمد امین ابن عابدین شامی ۱۲۵۲ھ
- (۴۱) در مختار محمد بن علی مصطفیٰ متوفی ۱۰۸۸ھ
- (۴۲) فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ
- (۴۳) نیل الاوطار شیخ محمد بن علی شوکانی ۱۲۵۰ھ
- (۴۴) مجموعہ رسائل ابن عابدین شامی ۱۲۵۲ھ
- (۴۵) فتاویٰ رشیدیہ رشید احمد گنگوہی
- (۴۶) شہاب ثاقب حسین احمد مدنی
- (۴۷) خلاصہ الفتاویٰ شیخ طاہر بن عبد الرشید
- (۴۸) فتح بریلی کا دکش نظارہ مولانا رفاقت حسین فاروقی
- (۴۹) عرف النجادی ابو الخیر میر نور الحسن خاں
- (۵۰) الصارم السلول تقی الدین ابن تیمیہ حرانی متوفی ۷۲۸ھ
- لغت
- (۵۱) تاج العروس سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی متوفی ۱۲۰۵ھ



ناموسِ نبی ﷺ کی خاطر ہم ہر باطل سے ٹکرائیں گے  
 جو راہ میں ہماری آئے گا، ہم اس کو مار گرائیں گے  
 یہ مسئلہ ہے جب ایمان کا، کیا خطرہ ہے جسم و جان کا  
 اس مسئلے کو جو چھیڑے گا، پھر تاج اچھالے جائیں گے  
 کیا حاجت ہے ہمیں زندگی کی، پھر زندگی میں شرمندگی کی  
 سب وار کے پونجی جندڑی کی، خود بدن پہ کفن سجائیں گے  
 گستاخِ نبی ﷺ کا چلتا پھرے، کیوں عاشقِ دل میں جلتا رہے  
 گستاخ کو آگ لگا کے ہی، سینے کی آگ بجھائیں گے  
 اس راہِ محبت میں ہم سے، مہمان بنے جو جیلوں کے  
 کل خلد بریں کے باغوں میں، تختوں پہ دیکھے جائیں گے  
 اس راہ میں جن کو زخم لگے، وہ پھول ہیں گویا جنت کے  
 انہیں ساقی کوثرِ محشر میں، بھر بھر کے جام پلائیں گے  
 محبوب کی عزت گر مانگے، آصف کی جان بھی حاضر ہے  
 اک جان نہیں ان پر تو، لکھ بار بھی صدقے جائیں گے